265

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ | ٹیلیفون نمبر ۳۵

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۴۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم یک شنبہ

ایڈیٹر غلام نبی | قیمت ڈیڑھ آنہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۲۹	۲۱ ۔ ماہ فتح ۱۳۲۰ ہش	۲ ۔ ذوالحجہ ۱۳۶۰ ھ	۲۱ ۔ ماہ دسمبر ۱۹۴۱ء	نمبر ۲۸۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ۔ ماہ فتح ۱۳۲۰ ہش ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۵ ½ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

آج خطبہ جمعہ میں حضور نے جلسہ سالانہ کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے دوستوں کو بکثرت جلسہ میں شریک ہونے اور اس کے فوائد سے پوری طرح مستفیض ہونے کی تلقین فرمائی ۔ یہ خطبہ انشاء اللہ جلد شائع کیا جائے گا ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے ۔ دعائے صحت کی جائے ۔

اہلیہ صاحبہ مرزا حاکم بیگ صاحب گجرات بعمر ۶۸ سال ۱۸ ۔ دسمبر کو وفات پا گئیں ۔ نعش آج قادیان لائی گئی ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی ۔ اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہؓ میں دفن کیا گیا ۔ احباب بلندی مدارج کے لئے دعا کریں ۔

بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مولوی عبد الغفور صاحب جالندھری کا نکاح پانچسو روپیہ مہر پر ملک صلاح الدین صاحب ایم اے پروفیسر جامعہ احمدیہ کی ہمشیرہ عزیزہ بیگم سے پڑھا ۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے ۔

خطبہ جمعہ

(۱)

آج کل کے نہایت نازک ایام میں خصوصیت سے دعائیں کرو!

(۲)

جماعت احمدیہ قادیان پر مولوی محمد علی صاحب کا بہت بڑا اتہام اور بہتان

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۲ ۔ ماہ فتح ۱۳۲۰ ہش مطابق ۱۲ ۔ دسمبر ۱۹۴۱ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :۔

(۱)

یہ ہفتہ اپنے ساتھ پھر بہت سی

ہولناک خبریں

لایا ہے ۔ اور گزشتہ جمعہ ۔ اور اس جمعہ کے دوران میں

انگلستان اور جاپان کی لڑائی

شروع ہو چکی ہے ۔ ساتھ ہی ممالک متحدہ امریکہ بھی لڑائی میں شامل ہو گئے ہیں ۔ گویا اب یہ جنگ پچھلی جنگ کی طرح عالمگیر ہو گئی ہے چنانچہ اٹلی اور جرمنی نے بھی امریکہ کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے ۔ اور امریکہ نے بھی اٹلی اور جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے ۔ گویا اب ایشیا ۔ امریکہ ۔ یورپ افریقہ اور آسٹریلیا سارے براعظم ہی اس جنگ میں شریک ہو چکے ہیں ۔ یہ جنگ اپنی تباہی اور ہولناکی کے لحاظ سے شروع سے ہی پہلی جنگ سے بہت زیادہ تھی ۔ کیونکہ جو سامانِ جنگ گزشتہ پچیس سالوں میں ایجاد ہوئے ہیں ۔ وہ پہلے نہیں تھے ۔ کئی نئی قسم کے بارود ایجاد ہوئے ہیں ۔ کئی نئے طریق جہازوں ۔ اور شہروں کو تباہ کرنے کے نکالے گئے ہیں ۔ اسی طرح ٹینکوں اور ہوائی جہازوں میں اس قدر ترقی ہوئی ہے ۔ کہ پہلے ٹینکوں ۔ اور ہوائی جہازوں کی ان کے مقابلہ میں کوئی نسبت ہی نہیں ۔

غرض

تباہی کے سامانوں کے لحاظ سے

یہ جنگ پہلے ہی بہت خطرناک تھی لیکن بہت سے نادان اس وقت یہ سمجھا کرتے تھے ۔ کہ یہ جنگ یورپ میں لڑی جا رہی ہے ۔ اور ان ہوائی جہازوں ۔ ٹینکوں ۔ توپوں ۔ اور گولہ و بارود سے انگریزوں کو نقصان پہونچ رہا ہے ۔ فرانسیسیوں کو نقصان پہنچ رہا ہے ۔ جرمنی اور اٹلی والوں کو نقصان پہونچ رہا ہے ۔ ہمیں اس جنگ سے کیا واسطہ ہے ۔ لیکن اب یہ

ساری دنیا میں

ہی پھیل گئی ہے ۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے ۔ کہ وہ تباہی کے سامان جو پچھلے دو سالوں میں یورپ میں استعمال ہوئے ۔ اب یورپ ۔ امریکہ اور ایشیا سب جگہ استعمال ہوں گے اور یہ جنگ ہندوستان کے تو اس قدر قریب پہونچ چکی ہے ۔ کہ اب کلکتہ وغیرہ کو آسانی کے ساتھ بمبارڈ کیا جا سکتا ہے فاصلہ کے لحاظ سے بے شک کلکتہ پنجاب سے دور نظر آتا ہے ۔ لیکن اگر ہم اس بات کو دیکھیں کہ

ہمارے ملک میں دفاع کے سامان

بہت کم ہیں ۔ تو یہ فاصلہ کی زیادتی کوئی زیادہ اہمیت نہیں رکھتی ۔ باقی ساری قومیں ہندوستان سے تعداد میں بہت کم ہیں ۔ مگر ان کے پاس دفاع کے سامان ہندوستان سے بہت زیادہ ہیں ۔ اٹلی ایک چھوٹا سا ملک ہے ۔ جس کی آبادی ہندوستان کی آبادی کا ساتواں حصہ ہے ۔ مگر اٹلی کی فوج ہندوستان کی فوج سے دس گنے زیادہ ہے گویا ہندوستان سے دس گنے زیادہ فوج کو ہندوستان سے بیس گنے کم علاقہ کی حفاظت کرنی پڑتی ہے ۔ اگر اتنی ہی فوج ہندوستان کے پاس ہو ۔ مثلاً ان کی فوج کا اندازہ ستّر لاکھ کیا جاتا ہے ۔ اب اگر ستر لاکھ فوج ہندوستان کے پاس ہو ۔ تب بھی وہ اس خوش اسلوبی سے ہندوستان کا دفاع نہیں کر سکتی جس خوش اسلوبی سے اٹلی کی فوج اپنے ملک کا دفاع کر سکتی ہے کیونکہ اٹلی کے ایک ایک میل پر اگر دس دس سپاہی کھڑے ہو سکتے ہیں ۔ تو ہندوستان کے ایک ایک میل پر مشکل آدھا سپاہی کھڑا ہو گا ۔ تو کئی لوگ پہلے اس غلط فہمی میں مبتلا تھے ۔ بلکہ اب تک بعض لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں ۔ کہ یہ جنگ ہندوستان سے بہت دور ہے ۔ حالانکہ وہ یہ نہیں جانتے ۔ کہ اب تو یہ جنگ یوں بھی قریب آ گئی ہے ۔ اور پھر حالات کے لحاظ سے تو

ہندوستان کو بہت زیادہ خطرہ ہے

کیونکہ اس کے پاس دفاع کا کوئی سامان نہیں ۔ ہندوستان کی حالت بالکل ایسی ہی ہے ۔ جیسے بعض لوگ

کتے کی دم میں پیپا

باندھ دیتے ہیں ۔ کتا دوڑتا جاتا ہے ۔ اور پیپا ہر جگہ ٹکراتا پھرتا ہے ۔ خود ہندوستان میں یہ طاقت نہیں ۔ کہ وہ اپنی حفاظت کر سکے ۔ اور نہ اُسے اس بات کی آزادی ہے ۔ کہ وہ دفاع کے متعلق خود کوئی تجویز سوچ سکے ۔ وہ

مردہ بدست زندہ

کے طور پر انگریزوں کے ہاتھ میں ہے ۔ وہ ہندوستان سے جتنی فوج بھرتی کرنا چاہیں ۔

اتنی ہی فوج بھرتی ہوسکتی ہے۔ پھر جتنا سامان جنگ تیار کرنا چاہیں اتنا ہی تیار ہوسکتا ہے اور جس جگہ مقابلہ کرنا چاہیں اسی جگہ مقابلہ ہوسکتا ہے۔ اگر وہ ہندوستان کی فوجوں کو باہر بھیجنا چاہیں تو باہر بھیج سکتے ہیں۔ اور اگر ہندوستان کے اندر رکھنا چاہیں تو اندر رکھ سکتے ہیں خود

ہندوستانیوں کی آواز

کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ ایسی صورت میں تھوڑے بہت سامان جو ہندوستانیوں کو حاصل ہیں۔ ان کو بھی استعمال نہ کرنا درحقیقت بہت بڑی حماقت ہے۔ یہ خیال کر لینا کہ یہ صرف انگریزوں کی جنگ ہے۔ اور اس میں اگر نقصان ہوُا تو انگریزوں کا ہی ہوگا درست نہیں۔ اس لئے کہ اگر ہندوستان پر حملہ ہوُا۔ تو انگریزوں سے بہت زیادہ ہندوستانیوں کو نقصان پہنچیگا اگر ہندوستان پر بمباری ہو۔ تو انگریزوں کی بڑی سے بڑی آبادی کلکتہ میں ہے۔ مگر وہاں بھی ہندوستانیوں کے مقابلہ میں ان کی کوئی نسبت ہی نہیں۔ انگریز وہاں زیادہ سے زیادہ ایک فی صدی ہوں گے۔ کلکتہ کی آبادی اس وقت پندرہ لاکھ سے اوپر ہے۔ اور انگریز زیادہ سے زیادہ پندرہ ہزار ہوں گے پس یہ یقینی بات ہے۔ کہ اگر وہاں بمباری کے نتیجہ میں سو آدمی مریں گے۔ تو ان میں سے ایک انگریز ہوگا۔ اور ننانوے ہندوستانی ہوں گے۔ مگر پھر بھی ہم میں سے کئی ہیں جو حماقت سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ

ہمیں اس جنگ سے کیا ہے؟

اور میں خیال کرتا ہوں کہ ابھی تک ہماری جماعت میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ جن کے دلوں میں اس جنگ کی اہمیت کا احساس پوُرے طور پر پیدا نہیں ہوُا۔ ان میں تبدیلی ضرور ہوئی ہے۔ اور میرے متواتر خطبات کی وجہ سے ان کے خیالات ضرور بدل رہے ہیں۔ مگر ابھی تک جماعت کے تمام افراد کے دلوں میں یہ احساس پیدا نہیں ہوُا۔ کہ وہ اس خطرہ کو محسوس کریں۔

یہ

اللہ تعالےٰ کا فضل

ہے۔ کہ اس جنگ کے شروع سے ہی اس نے مجھے ایسی خبریں بتائیں۔ جن میں سے اکثر بالکل واضح تھیں۔ اور اپنے وقت پر نہایت شاندار رنگ میں پوری ہوئیں۔ اور بعض دفعہ وہ ایسے اشاروں میں بھی تھیں۔ کہ مَیں نے اس وقت ان کے مفہوم کو نہیں سمجھا۔ مگر بعد میں جب واقعات ظاہر ہوئے۔ تو ان خبروں کی صداقت روشن ہوگئی۔ مثلاً ابھی

جاپان کی جنگ

ابھی شروع نہیں ہوئی تھی۔ کہ میں نے گزشتہ ہفتہ میں جمعرات یا جمعہ کی رات کو ایک رویاء دیکھا جس کی تعبیر میں تو کچھ اور کرتا رہا۔ مگر بعد میں جب اس جنگ کا آغاز ہوُا۔ تو معلوم ہوُا۔ کہ اس کی تعبیر اور تھی۔ میں نے رویا میں دیکھا۔ کہ ایک کوٹھڑی میں ایک شخص بیٹھا ہے۔ اور وہ کچھ کاغذات جلا رہا ہے۔ اور میں رویا میں ہی ایک اور شخص سے کہتا ہوں۔ کہ یہ شخص نہایت ضروری کاغذات جلا رہا ہے۔ خواب سے بیدار ہو کر میں نے اس کی کئی قسم کی تعبیریں کیں۔ مگر جو اصل تعبیر تھی وہ میرے ذہن میں نہ آئی۔ حقیقت یہ ہے کہ جب بھی حکومتوں کی آپس میں جنگ چھڑتی ہے۔ تو چونکہ ہر ملک میں دُوسرے ملک کے سفیر ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ سفیر اس وقت ضروری کاغذات جلا دیتے ہیں۔ تاکہ وہ کاغذات دوسری حکومت کے قبضہ میں نہ آئیں۔ ان کاغذات میں ان لوگوں کے نام ہوتے ہیں جنہیں انہوں نے پیسے دے دے کر خریدا ہوُا ہوتا ہے۔ یا دُوسرے ملک کی ان تجاویز کا ذکر ہوتا ہے جو جنگ کے متعلق عمل میں لائی جانے والی ہوتی ہیں۔ مثلاً انگلستان میں جو جاپانی سفیر تھا۔ اس کا صرف یہی کام نہیں تھا۔ کہ وہ اپنی حکومت کی چٹھیاں دوسری حکومت تک پہونچا دے۔ بلکہ اس کا یہ بھی کام تھا۔ کہ وہ کمزوروں کو پیسے دے دے کر خریدے۔ اسی طرح انگریزوں کی جنگ کی تجاویز معلوم کرے۔ اس وجہ سے ان لوگوں کے پاس کئی قسم کی لسٹیں ہوتی ہیں کیونکہ کئی لوگ انہوں نے ایسے تیار کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ جن کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ کارخانوں میں آگ لگا دیں۔ اور اس طرح حکومت کو نقصان پہونچائیں۔ کئی لوگ انہوں نے ایسے تیار کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ جن کا کام یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ جہازوں وغیرہ کے کارخانوں میں کام کرتے ہوئے کسی ضروری پرزے میں نقص پیدا کر دیں۔ تاکہ جب جہاز تیار ہو کر جنگ کے لئے آئیں۔ تو انہیں آسانی سے تباہ کیا جاسکے غرض سفیر مختلف کام کرتے رہتے ہیں۔ اور جب

جنگ کا اعلان

ہوتا ہے۔ تو وہ ان کاغذات کو جلا دیتے ہیں۔ تاکہ کسی کے قبضہ میں نہ آجائیں۔ چنانچہ پہلے دن جب جنگ کی خبر شائع ہوئی۔ تو ساتھ ہی یہ خبر آئی۔ کہ جاپانی سفارت خانہ میں جاپانیوں کو کاغذ جلاتے دیکھا گیا ہے۔ اس خبر کا یہ مطلب نہیں۔ کہ یہ کام صرف جاپانیوں نے ہی کیا ہے۔ بلکہ اس قسم کے کاغذات انگریزوں نے بھی جلائے ہوں گے۔ امریکنوں نے بھی جلائے ہونگے خبروں میں صرف ایک ملک کے سفارت خانہ کا حال بیان ہو گیا ہے۔ کیونکہ کاغذات جلاتے وقت کسی اخباری رپورٹر کی نگاہ اس پر پڑ گئی ہوگی۔ بہرحال اس جنگ کے شروع میں اللہ تعالےٰ نے یہ نظارہ دکھا کر مجھے بتایا۔ کہ اب کوئی

نئی حکومت جنگ میں شامل ہونے والی ہے

اور اس کے سفارت خانوں میں ضروری کاغذات جلائے جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوُا۔ اسی طرح جس دن اس جنگ کا آغاز ہوُا۔ اور ہم کو اس کی اطلاع آئی۔ اس سے پہلی رات مجھے ایک جنگ کا نظارہ خواب میں دکھایا گیا۔ مگر جیسا کہ اللہ تعالےٰ کی سنت ہے اس نے خواب کا نظارہ مجھے مقامی ماحول میں دکھایا۔ اسی رنگ کے نظارے مجھے پہلے بھی دکھائے جا چکے ہیں مجھے دکھایا گیا کہ ہمارے باغ اور قادیان کے درمیان جو تالاب ہے اس میں قوموں کی لڑائی ہو رہی ہے۔ مگر بظاہر چند آدمی رسہ کشی کرتے نظر آتے ہیں کوئی شخص کہتا ہے۔ کہ اگر یہ جنگ یونان تک پہونچ گئی۔ تو اس کے بعد یکدم حالات متغیر ہو جائیں گے۔ اور جنگ بہت اہم ہو جائے گی۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ یکدم اعلان ہوُا ہے کہ امریکہ کی فوج ملک میں داخل ہو گئی ہے اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ امریکہ کی فوج بعض علاقوں میں پھیل گئی ہے۔ مگر وہ انگریزی حلقہ اثر میں آنے جانے میں کوئی روکاوٹ نہیں ڈالتی۔ اب یہ نظارہ دکھایا تو قادیان کے ماحول میں گیا۔ مگر اس میں جنگ کی قریباً تفصیلات بتا دی گئی ہیں۔ حتیٰ کہ امریکہ کے انگریزوں کی تائید میں جنگ میں شامل ہونے کا بھی ذکر ہے۔

غرض یہ

اللہ تعالےٰ کا طریق

ہے۔ کہ وہ کبھی ایک قریب کی چیز دکھاتا ہے اور مراد اس سے دُور کی چیز ہوتی ہے۔ اور کبھی دور کی چیز دکھاتا ہے۔ اور مراد اس سے قریب کی چیز ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس نہائت ہی لطیف مضمون کو "آئینہ کمالات اسلام" میں بیان فرمایا ہے۔ اور بتایا ہے کہ ایک چھوٹی چیز کو بڑی شکل میں یا قریب کی چیز کو دور کی چیز کی صورت میں دکھائے جانے کی مثال یہ ہے۔ کہ

حضرت یوسف علیہ السلام

کو اللہ تعالےٰ نے بتانا صرف یہ تھا۔ کہ آپ کے گیارہ بھائی اور ماں باپ آپ کے تابع فرمان ہو جائیں گے۔ مگر دکھایا یہ گیا۔ کہ گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند نے آپ کو سجدہ کیا ہے۔ اب کتنا بڑا انتظام عالم حضرت یوسف علیہ السلام کو دکھایا گیا۔ مگر مراد یہ تھی کہ ان کے بھائی اور ماں باپ ان کے تابع ہوں گے۔ اسی طرح کبھی ایک بڑی چیز کو چھوٹا کر کے دکھا دیا جاتا ہے۔ اس کی مثال میں بھی آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے ایک واقعہ کو ہی پیش کیا ہے۔ کہ بادشاہ نے خواب میں دیکھا کہ سات موٹی گائیں ہیں جنہیں سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں۔ اسی طرح سات سبز اور چند خشک بالیں اسے خواب میں دکھائی گئیں۔ یہ نظارہ بظاہر بالکل معمولی ہے۔ مگر اس سے مراد یہ تھی کہ ایک اتنا عظیم الشان قحط پڑے گا۔ جس کا اثر سات سال تک رہے گا۔ یہ کتنا ہولناک نتیجہ ہے۔ جو خواب سے ظاہر ہوتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے خواب میں گائیں دکھا دیں۔ حالانکہ گائیوں کا کیا ہے تیس چالیس روپے تک میں آجاتی ہیں۔ مگر ان گائیوں وغیرہ سے اللہ تعالےٰ کی مراد یہ تھی۔ کہ ملک کے رفاہ اور اس کی ترقی کو سخت نقصان پہونچے گا۔ سات سال تک قحط پڑے گا۔ اور ہزاروں لوگ بھوک کی وجہ سے مر جائیں گے۔ تو بعض دفعہ ایک چھوٹی چیز دکھائی جاتی ہے۔ اور مراد اس سے بڑی ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ ایک بڑی چیز دکھائی جاتی ہے۔ اور مراد اس سے چھوٹی ہوتی ہے۔ مجھے بھی اسی قسم کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

266

ایک رؤیا

ہؤا۔ میں نے دیکھا۔ کہ میں ایک مکان میں ہوں۔ جو ہمارے مکانوں سے جنوب کی طرف ہے اور اس میں ایک بڑی بھاری عمارت ہے۔ جو کئی منزلوں میں ہے۔ اُس کئی منزلہ عمارت میں میں بھی ہوں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ یکدم غنیم حملہ کر کے آگیا ہے۔ اور اُس غنیم کے حملہ کے مقابلہ کے لئے ہم سب لوگ تیاری کر رہے ہیں۔ میں اُس وقت اپنے آپ کو کوئی کام کرتے نہیں دیکھتا۔ مگر میں یہ محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں بھی لڑائی میں شامل ہوں۔ یوں اس وقت میں نے نہ توپیں دیکھی ہیں۔ نہ کوئی اور سامانِ جنگ۔ مگر میں سمجھتا یہی ہوں۔ کہ تمام قسم کے آلاتِ حرب استعمال کئے جا رہے ہیں اسی دوران میں میں نے محسوس کیا۔ کہ وہاں

پٹرول کا ذخیرہ

ختم ہوگیا ہے۔ میں تیزی سے اُتر کر نچلی منزل میں آتا ہوں۔ اور کہتا ہوں۔ پٹرول ختم ہو گیا ہے۔ اس وقت میں خیال کرتا ہوں۔ کہ ہمیں پٹرول موٹروں کے لئے نہیں چاہیئے۔ بلکہ دُشمن پر پھینکنے کے لئے پٹرول کی ضرورت ہے۔ چنانچہ مجھے کسی شخص نے بتایا۔ کہ نیچے ایک تہہ خانہ ہے۔ جس میں پٹرول موجود ہے اس پر ایک شخص اُس تہہ خانہ میں گیا۔ اور چھ گیلن پٹرول کی بیرل لے کر آگیا۔ ساتھ ہی اس کے دوسرے ہاتھ میں ایک سیڑھی ہے۔ تاکہ سیڑھی کی مدد سے وہ اوپر چڑھ کر دشمن پر پٹرول پھینک سکے۔ یہ دونوں چیزیں اٹھا کر اُس نے اوپر چڑھنا شروع کر دیا۔ اور اتنی تیزی سے وہ چڑھنے لگا۔ کہ یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ گر جائے گا۔ چنانچہ میں اُسے کہتا ہوں۔ سنبھل کر چڑھو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ گر جاؤ اور خواب میں میں حیران بھی ہوتا ہوں۔ کہ یہ کیسا بہادر آدمی ہے۔ کہ اس کے ایک ہاتھ میں چھ گیلن یعنی تیس ۳۰ سیر پٹرول ہے۔ دوسرے ہاتھ میں سیڑھی ہے۔ اور یہ اس بہادری سے چڑھتا چلا جاتا ہے۔ پھر یہ نظارہ بدل گیا اور مجھے یوں معلوم ہؤا۔ کہ جیسے ہم اُس مکان سے نکل آئے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ دُشمن غالب آگیا ہے۔ اور ہمیں وہ جگہ چھوڑنی پڑی ہے۔ باہر نکل کر ہم حیران ہیں۔ کہ کس جگہ جائیں۔ اور کہاں جا کر

اپنی حفاظت کا سامان

کریں۔ اتنے میں ایک شخص آیا۔ اور اس نے کہا۔ کہ میں آپ کو ایک جگہ بتاتا ہوں۔ آپ پہاڑوں پر چلیں۔ وہاں ایک اٹلی کے پادری نے گرجا بنایا ہؤا ہے۔ اور ساتھ ہی اس نے بعض عمارتیں بھی بنائی ہوئی ہیں۔ جنہیں وہ کرایہ پر مسافروں کو دے دیتا ہے۔ وہاں چلیں۔ وہ مقام سب سے بہتر رہے گا۔ میں کہتا ہوں بہت اچھا۔ چنانچہ میں گائڈ کو ساتھ لے کر پیدل چل پڑتا ہوں۔ ایک دو دوست اور بھی میرے ساتھ ہیں۔ چلتے چلتے ہم پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہونچ گئے۔ مگر وہ ایسی چوٹیاں ہیں۔ جو ہموار ہیں۔ اس طرح نہیں۔ کہ کوئی چوٹی اونچی ہو۔ اور کوئی نیچی۔ جیسے عام طور پر پہاڑوں کی چوٹیاں ہوتی ہیں۔ بلکہ وہ سب ہموار ہیں۔ جس کے نتیجہ میں

پہاڑ پر ایک میدان

سا پیدا ہوگیا ہے۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ایک پادری کالا سا کوٹ پہنے کھڑا ہے اور پاس ہی ایک چھوٹا سا گرجا ہے۔ اس آدمی نے پادری سے کہا۔ کہ باہر سے کچھ مسافر آئے ہیں۔ انہیں ٹھہرنے کے لئے مکان چاہیئے۔ وہاں ایک مکان بنا ہؤا نظر آتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ پادری لوگوں کو کرایہ پر جگہ دیتا ہے۔ اس نے ایک آدمی سے کہا کہ انہیں مکان دکھا دیا جائے۔ وہ مجھے مکان دکھانے کے لئے لے گیا۔ ایک دو دوست اَور بھی ہیں۔ میں نے دیکھا۔ کہ وہ کچّا مکان ہے اور جیسے فوجی بارکیں سیدھی چلی جاتی ہیں اسی طرح وہ مکان ایک لائن میں سیدھا بنا ہؤا ہے۔ مگر کمرے صاف ہیں۔ میں ابھی غور ہی کر رہا ہوں۔ کہ جو شخص مجھے کمرے دکھا رہا تھا۔ اس نے خیال کیا۔ کہ کہیں میں یہ نہ کہدوں۔ کہ یہ ایک پادری کی جگہ ہے۔ ہم اس میں نہیں رہتے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ ہماری عبادت میں کوئی روک پیدا ہو چنانچہ وہ خود ہی کہنے لگا۔ آپ کو

یہاں کوئی تکلیف نہیں

ہوگی۔ کیونکہ یہاں مسجد بھی ہے۔ میں نے اسے کہا۔ کہ اچھا مجھے مسجد دکھاؤ۔ اس نے مجھے مسجد دکھائی۔ جو نہایت خوبصورت بنی ہوئی تھی۔ مگر چھوٹی سی تھی۔ ہماری مسجد مبارک سے نصف ہوگی۔ لیکن اس میں چٹائیاں اور دریاں وغیرہ بچھی ہوئی تھیں۔ اسی طرح امام کی جگہ ایک صاف قالینی مصلّٰی بھی بچھا ہؤا تھا۔ مجھے اس مسجد کو دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ اور میں نے کہا۔ کہ ہمیں یہ جگہ منظور ہے۔ خواب میں میں نے یہ خیال نہیں کیا۔ کہ مسجد وہاں کس طرح بنائی گئی ہے۔ مگر بہرحال مسجد دیکھ کر مجھے مزید تسلّی ہوئی۔ اور میں نے کہا۔ کہ اچھا ہؤا۔ مکان بھی مل گیا۔ اور ساتھ ہی مسجد بھی مل گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد میں باہر نکلا۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ اِکّا دکّا احمدی وہاں آ رہے ہیں۔ خواب میں میں حیران ہوتا ہوں۔ کہ میں نے تو ان سے یہاں آنے کا ذکر نہیں کیا تھا۔ ان کو جو میرے یہاں آنے کا پتہ لگ گیا ہے۔ تو معلوم ہؤا۔ کہ یہ کوئی محفوظ جگہ نہیں۔ چاہے یہ دوست ہی ہیں۔ لیکن بہرحال اگر دوست کو

ایک مقام کا علم

ہوسکتا ہے۔ تو دُشمن کو بھی ہوسکتا ہے۔ محفوظ مقام تو نہ رہا۔ چنانچہ خواب میں میں پریشان ہوتا ہوں۔ اور میں کہتا ہوں۔ کہ ہمیں پہاڑوں میں اور زیادہ دُور کوئی جگہ تلاش کرنی چاہیئے اتنے میں میں نے دیکھا۔ کہ شیخ محمد نصیب صاحب آگئے ہیں۔ میں اس وقت مکان کے دروازے کے سامنے کھڑا ہوں۔ انہوں نے مجھے سلام کیا۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ

لڑائی کا کیا حال ہے

انہوں نے کہا۔ دُشمن غالب آگیا ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ مسجد مبارک کا کیا حال ہے۔ انہوں نے اس کا یہ جواب دیا۔ کہ مسجد مبارک کا حلقہ اب تک لڑ رہا ہے۔ میں نے کہا۔ اگر مسجد مبارک کا حلقہ اب تک لڑ رہا ہے تب تو کامیابی کی امید ہے۔ میں اس وقت سمجھتا ہوں۔ کہ ہم تنظیم کے لئے وہاں آئے ہیں۔ اور تنظیم کرنے کے بعد دُشمن کو پھر شکست دے دیں گے۔

اس کے بعد میں نے دیکھا۔ کہ کچھ اور دوست بھی وہاں پہونچ گئے ہیں۔ ان کو دیکھ کر مجھے اور پریشانی ہوئی اور میں نے کہا۔ کہ یہ تو بالکل عام جگہ معلوم ہوتی ہے۔ حفاظت کے لئے یہ کوئی خاص مقام نہیں۔ ان دوستوں میں ایک حافظ محمد ابراہیم صاحب بھی ہیں اور لوگوں کو میں پہچانتا نہیں۔ صرف اتنا جانتا ہوں کہ وہ احمدی ہیں۔ حافظ صاحب نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ اور کہا۔ کہ بڑی تباہی ہے۔ بڑی تباہی ہے۔ پھر ایک شخص نے کہا۔ کہ نیلے گنبد میں ہم داخل ہونے لگے تھے۔ مگر وہاں بھی ہمیں داخل نہیں ہونے دیا گیا۔ میں نے تو نیلا گنبد لاہور کا ہی سُنا ہؤا ہے۔ واللّٰہ اعلم۔ کوئی اور بھی ہو۔ بہرحال اِس وقت میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ نیلے گنبد کے لحاظ سے اس کی کیا تعبیر ہوسکتی ہے۔ البتہ اس وقت بات کرتے کرتے میرے دل میں خیال پیدا ہؤا ہے۔ کہ نیلا سمندر کا رنگ ہوتا ہے۔ ممکن ہے کوئی خلیج ایسی ہو۔ جسے انگریز محفوظ سمجھتے ہوں مگر وہاں بھی تباہی ہو۔

اس کے بعد حافظ صاحب نے کوئی واقعہ بیان کرنا شروع کیا۔ اور اُسے بڑی لمبی طرز سے بیان کرنے لگے۔ جس طرح بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ کہ وہ بات کو جلدی ختم نہیں کرتے۔ بلکہ اسے بلا وجہ طول دیتے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح حافظ صاحب نے پہلے ایک لمبی تمہید بیان کی۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ جالندھر کا کوئی واقعہ بیان کر رہے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ وہاں بھی بڑی تباہی ہوئی ہے۔ اور ایک "منشی" کا جو غیر احمدی ہے اور پٹواری یا گرداور ہے۔ بار بار ذکر کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ منشی جی ملے۔ اور انہوں نے بھی اس طرح کہا۔ میں خواب میں بڑا گھبراتا ہوں۔ کہ یہ موقعہ تو حفاظت کے لئے انتظام کرنے کا ہے۔ اور اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ کوئی مرکز تلاش کیا جائے۔ انہوں نے منشی جی کی باتیں شروع کر دی ہیں۔ چنانچہ میں ان سے کہتا ہوں۔ کہ

آخر ہؤا کیا؟

وہ کہنے لگے۔ منشی جی کہتے تھے۔ کہ ہماری تو آپ کی جماعت پر ہی نظر ہے۔ میں نے کہا۔ بس اتنی ہی بات تھی۔ نہ کہ منشی جی کہتے تھے۔ کہ اب ان کی جماعت احمدیہ پر نظر ہے۔ یہ کہکر میں انتظام کرنے کے لئے اُٹھا۔ اور چاہا۔ کہ کوئی مرکز تلاش کروں۔ کہ میری آنکھ کھل گئی۔

خواب سے بیدار ہونے کے بعد

اس کی تعبیر

میرے ذہن میں یہ آئی۔ کہ اس سے مراد کوئی مقامی فتنہ ہے جس میں دشمن سے ہماری جماعت کو کوئی نقصان پہونچیگا۔

کیونکہ سارے نام اپنی جماعت سے تعلق رکھنے والے دوستوں کے ہی تھے۔ مگر نو بجے کے قریب جب ریڈیو کی خبروں کی رپورٹ مجھے ملی، اس وقت معلوم ہوا۔ کہ جاپان نے یکدم حملہ کر دیا ہے۔ اور وہ بہت سا آگے بڑھ آیا ہے۔ میں نے جیسا کہ بتایا ہے۔ بعض دفعہ مقامی نظارے دکھائے جاتے ہیں۔ مگر ان سے مراد دور کے نظارے ہوتے ہیں۔ مسجد مبارک کے حلقہ کی طرف سے لڑائی جاری رہنے کا غالباً یہ مفہوم ہے۔ کہ بعض انگریزی علاقے جاپانی گھیر لیں گے۔ مگر انگریز برابر لڑتے رہیں گے۔ چنانچہ اب بھی بعض علاقے ایسے ہیں۔ جن کے چاروں طرف جاپانی فوجیں پہونچ گئی ہیں۔ اگر ایسی حالت میں انگریزوں نے مقابلہ کو جاری رکھا۔ تو امید ہے۔ کہ ان کی شکست فتح سے بدل جائے گی۔

تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہمیں کثرت سے غیب کی خبریں دی جاتی ہیں۔ جن میں خطرات کی بھی خبریں ہوتی ہیں۔ اور فتوحات کی بھی۔ مگر ان خوابوں سے یہ امر ضرور واضح ہوتا ہے۔ کہ

موجودہ جنگ کا احمدیت سے تعلق

ہے۔ آخر وجہ کیا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے بار بار مجھے خبریں دی جاتی ہیں۔ آخر کوئی نہ کوئی ہماری جماعت سے بھی ان خبروں کا تعلق ہونا چاہیئے۔ ورنہ بظاہر ہمارا اس جنگ سے جو یورپ یا افریقہ یا امریکہ یا فرانس یا جرمنی وغیرہ میں ہو رہی ہے کیا تعلق تھا۔ اس قسم کی خبروں کا متواتر بتایا جانا اور ہر مرحلہ پر بتایا جانا ایک یقینی اور قطعی ثبوت ہے اس بات کا کہ اس جنگ کے خاتمہ کا احمدیت سے خاص تعلق ہے۔ آخر جب کوئی شخص کسی دوسرے کو کوئی خبر دیتا ہے تو اسی وجہ سے کہ اس خبر کا اس شخص سے کوئی تعلق ہوتا ہے۔ بغیر تعلق کے کبھی کوئی دوسرے کو خبر نہیں دیتا۔ کیا تم نے کبھی سنا۔ کہ کوئی شخص دوسرے کو کہے کہ فلاں گاؤں میں جس کو تم نہیں جانتے۔ فلاں شخص جس کو تم نہیں جانتے۔ اس کا فلاں پوتا جس سے تم واقف نہیں فوت ہو گیا ہے۔ جب ایک عقلمند انسان بھی دوسرے کو وہی خبر دیتا ہے جس کا اس کے ساتھ تعلق ہو۔ تو کس طرح خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ جو حکیم ہے۔ وہ ہمیں ایسی خبریں دے رہا ہے۔ جن کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ پس لازماً ان خوابوں کا ہماری جماعت کے ساتھ تعلق ہے۔ اور ہماری جماعت کا ان سے گہرا واسطہ ہے۔ اس لئے ہمارے لئے

بہت ہی ہوشیاری اور بیداری کی ضرورت ہے

کیونکہ ضرور ہے کہ وہ خطرات جن کی طرف خوابوں میں اشارہ کیا گیا ہے۔ ہماری جماعت پر بھی کسی نہ کسی رنگ میں اثر انداز ہوں پھر جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کس طرح ہماری باتوں کو پورا کرتا۔ اور ہماری دعاؤں کو سنتا ہے۔ تو ہمیں اور بھی توجہ پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ جب خدا تعالےٰ نے ہمیں

دعا کا عظیم الشان ہتھیار

دیا ہوا ہے۔ تو کیوں نہ اس موقعہ پر بھی ہم اس کو استعمال کریں۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضلوں کا مشاہدہ کریں۔

کیا چھوٹی سی بات تھی جو گزشتہ خطبہ جمعہ میں میرے مونہہ سے نکلی۔ اور خدا تعالےٰ نے اسے چند دنوں کے اندر اندر پورا کر دیا۔ پچھلے جمعہ میں اسی منبر پر کھڑے ہو کر میں نے کہا تھا کہ ملک میں قحط کے آثار پائے جاتے ہیں۔ جس کی ذمہ واری بہت حد تک گورنمنٹ پر ہے۔ کیونکہ وہ دھمکیاں تو دیتی رہتی ہے۔ کہ گندم مہنگی نہ کی جائے۔ مگر عملاً کچھ نہیں کرتی۔ پس ایک طرف میں نے گورنمنٹ کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور دوسری طرف جماعت کو یہ کہا تھا۔ کہ دوستوں کو دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ اللہ تعالےٰ بارش برسا دے۔ آج جبکہ میں جمعہ کا دوسرا خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑا ہوں۔ دوست دیکھ رہے ہیں کہ یہ

دونوں باتیں پوری ہو گئی ہیں

گورنمنٹ نے بھی گندم کے نرخ پر کنٹرول کر لیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے بارش بھی بھیج دی ہے اب کتنی چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی اللہ تعالےٰ ہماری دعائیں سنتا۔ اور اس طرح سنتا ہے۔ کہ لطف آجاتا ہے۔ ایک لمبے عرصہ سے بارش رکی ہوئی تھی۔ مگر ادھر میں نے خطبہ پڑھا اور ادھر اس خطبہ کے چوتھے دن بارش ہو گئی۔ اسی طرح میں نے ادھر خطبہ پڑھا۔ اور ادھر جمعہ کی شام کو گورنمنٹ کی طرف سے اعلان ہو گیا۔ غرض اللہ تعالےٰ نے دوسرے جمعہ کے آنے سے پہلے پہلے ہماری دونوں خواہشوں کو پورا فرما دیا۔ ایک طرف گورنمنٹ سے اس نے وہ بات منوالی۔ جو ہم چاہتے تھے۔ اور دوسری طرف بارش نازل فرما دی۔ بہر حال

ہمارا تجربہ

بتاتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہماری دعاؤں کو سنتا اور انہیں غیر معمولی طور پر قبول فرماتا ہے اور اس طرح ہمارے ایمانوں کی تازگی کے سامان بہم پہونچاتا رہتا ہے۔ پھر خدا تعالےٰ کی طرف سے جس حد تک انبیاء کے درجہ سے نیچے اتر کر صلحاء و اولیاء کو کثرت سے غیب کی خبریں ملتی ہیں، اس کثرت کے ساتھ وہ ہمیں بھی اپنے

غیب کی خبروں سے اطلاع

دیتا رہتا ہے۔ دنیا میں بعض ایسے ایسے اولیاء بھی کہلاتے ہیں۔ جنہیں تمام عمر میں صرف دو چار الہام ہوئے ہیں۔ مگر ہمیں تو خدا تعالےٰ ایک سال میں ہی بعض دفعہ سو سو خوابیں دکھا دیتا ہے یا الہام کر دیتا ہے۔ یا کشوف ظاہر کرتا ہے خدا تعالےٰ کا ہم سے یہ سلوک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔ میں فطرتاً اور طبعاً دوسروں کو اپنی خوابیں سنانے کا عادی نہیں۔ مگر اب جنگ کے حالات کی وجہ سے مجبوراً مجھے ان خوابوں کو بیان کرنا پڑتا ہے۔ ورنہ ساری عمر ہی میں نے اپنی خوابیں دوسروں کو بہت کم سنائی ہیں۔ بعض دفعہ اپنی کسی بیوی یا دوست کو میں خواب بتا دیتا ہوں۔ اور بیسیوں دفعہ میں اپنی بیویوں اور اپنے دوستوں کو بھی خوابیں نہیں بتاتا۔ میں سمجھتا ہوں۔ یہ ماموروں کا کام ہوا کرتا ہے۔ کہ وہ اپنی خوابیں دوسروں کو سنائیں پس مجھے جو خوابیں آتی ہیں۔ میں انہیں

خدا تعالےٰ کا ایک راز

سمجھتا ہوں جو میری ذات تک محدود ہوتا ہے اور میں اسے بالعموم اپنی ذات تک ہی محدود رکھتا ہوں۔ مگر اس زمانہ میں یہ مجبوری پیدا ہو گئی ہے۔ کہ جماعت کے دوستوں کو بیدار کرنے کے لئے مجھے اپنی خوابیں بیان کرنی پڑتی ہیں۔ ورنہ طبعاً میں اپنی خوابیں بیان کرنے کا عادی نہیں۔

غرض میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ان

نازک ایام میں وہ خصوصیت سے دعائیں کریں

کہ اللہ تعالےٰ ان فتنوں اور مصائب کی تلخی کو ساری دنیا کے لئے ہی کم کرے، اور ہماری جماعت کو خصوصیت سے ان تلخیوں سے محفوظ رکھے۔ پھر یہ بھی دعائیں کرو کہ اللہ تعالےٰ اس جنگ کو اسلام اور احمدیت کے لئے مفید ثابت کرے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مومن بغیر تلخیوں کے اپنے کمال کو نہیں پہونچتا۔ مگر خدا تعالےٰ نے جہاں یہ کہا ہے۔ کہ مومن تلخیوں کے بغیر روحانیت میں ترقی نہیں کر سکتا، وہاں اس نے ہمیں یہ دعا مانگنے کے لئے بھی کہا ہے کہ ایسی تلخیاں ہم پر وارد نہ ہوں۔ جو ہماری حد برداشت سے باہر ہوں۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے تم یہ دعا کیا کرو ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ پس بے شک یہ صحیح ہے۔ کہ تلخیوں کے بغیر مومن اپنے ایمان میں کامل نہیں ہو سکتا۔ مگر جس خدا نے یہ کہا ہے اسی خدا نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ تم یہ دعائیں کیا کرو۔ کہ الٰہی ہم پر ایسی تلخیاں نہ آئیں۔ جو ہماری طاقت برداشت سے باہر ہوں۔ پس ان ایام میں

بہت ہی عجز اور انکسار کے ساتھ دعائیں کرو

اور اپنے اندر خاص تبدیلی پیدا کرو۔ نمازوں میں باقاعدگی کے ساتھ جاؤ۔ اور ہمیشہ نماز باجماعت پڑھنے کی کوشش کرو۔ اگر کوئی شخص ان ایام میں بھی نماز باجماعت پڑھنے میں سستی کرتا ہے تو یہ کتنے افسوس کا مقام ہے۔ آجکل تو وہ دن ہیں۔ کہ ہر شخص کے لئے موقعہ ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی طرف توجہ کر کے ولی اللہ بن جائے۔ یوں تو ولائت کا دروازہ ہمیشہ ہی کھلا ہوتا ہے۔ مگر

تلخیوں کے اوقات

میں ولائت کا دروازہ اور زیادہ کھل جاتا ہے چنانچہ دیکھ لو آرام کے وقت ماں بغیر کسی قسم کے خدشہ کے دور چلی جاتی ہے۔ کئی ماں باپ یورپ میں اپنے بچوں کو تعلیم وغیرہ کے لئے بھیج دیتے ہیں۔ ہمارے ملک کے لوگ آرام کے دنوں میں حج کے لئے چلے جاتے ہیں۔ مگر جس وقت بچہ تکلیف میں مبتلا ہو۔ تو ماں اس کے سرہانہ سے نہیں اٹھتی۔ یہی حال اللہ تعالےٰ کا ہے، جب اس کا کوئی بندہ مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے۔ تو وہ اس کے پاس آ بیٹھتا ہے پس درحقیقت وہی موقعہ اللہ تعالےٰ کے وصال کا ہوتا ہے۔ جو لوگ ہوشیار اور ذہین ہوتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

267

وُہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ اور جب خدا اُن کے قریب آجاتا ہے۔ تو جس طرح پنجابی میں "جپھا مارنا" کہتے ہیں۔ وُہ

خدا تعالےٰ کو جپھا

مار لیتے ہیں۔ اور اس کے دامن کو ایسا مضبوطی سے پکڑتے ہیں۔ کہ پھر اُسے مرتے دم تک نہیں چھوڑتے۔ آجکل کے ایام بھی ایسے ہی ہیں آج بھی مشکلات کا زمانہ ہے۔ اور خدا تعالےٰ تمہارے قریب آرہا ہے۔

پس وقت ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کو مضبوطی سے بھینچ لو۔ اور اُسے کہو۔ کہ اب تو تُو مل گیا ہے اب ہم تجھے کبھی جانے نہیں دیں گے۔

(۲)

اس کے بعد مَیں

ایک اور امر

کی طرف دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہُوں۔ میں نے خود تو نہیں دیکھا۔ مگر "الفضل" میں مَیں نے ایک نہایت ہی ناپسندیدہ بات دیکھی ہے جو مولوی محمد علی صاحب کی طرف منسوب کر کے لکھی گئی ہے۔ مَیں جہاں تک ہو سکے۔ دوسروں کی سخت کلامی برداشت کیا کرتا ہُوں۔ اپنی نسبت دعوےٰ کرنا تو فضول ہوتا ہے۔ مگر آئندہ

تاریخ یقیناً اس بات کا فیصلہ کریگی

کہ میں نے اپنے مدمقابل سے سختی کی ہے۔ یا اس نے مجھ پر سختی کی ہے۔ بلکہ اگر لوگ چاہیں۔ تو اس وقت بھی حالات کا مطالعہ کر کے فیصلہ کر سکتے ہیں۔ بہر حال میں اپنی طرف سے یہی کوشش کیا کرتا ہُوں۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔ مخالفوں کے متعلق کبھی سخت الفاظ استعمال نہ کئے جائیں

مگر دو چیزیں

ہیں۔ جن کو میرا نفس اس قدر برداشت نہیں کر سکتا۔ جس قدر اپنی ذات کے متعلق اگر کوئی بات ہو۔ تو میں برداشت کر لیا کرتا ہُوں۔ اُن میں سے ایک بات یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درجہ میں اگر کمی کی جائے تو قدرتاً اور مذہبی طور پر بھی میرے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ اس کا مقابلہ کیا جائے۔ دوسری بات جو میرے لئے ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ اگر جماعت احمدیہ پر بحیثیت جماعت کوئی شخص حملہ کرے۔ تو اس کی برداشت میرے لئے مشکل ہو جاتی ہے مجھے

اپنی زندگی میں چند مواقع

ہی ایسے پیش آئے ہیں۔ جہاں ایسے معاملات میں مجھے جوش آیا ہے۔ ایک واقعہ تو اسی وقت یاد آگیا۔ جو بہت پُرانا ہے۔ جب ہمارا دفتر بن رہا تھا۔ تو اس وقت اس کے لئے بہت سی چقیں منگوائی گئیں۔ جو بانس کی کھپچیوں کی بنی ہُوئی ہوتی ہیں۔ وُہ چقیں بہت بھاری ہوتی ہیں۔ اور اب بھی جس برآمدہ میں مَیں بیٹھا کرتا ہُوں اُس کے آگے پڑی ہُوئی ہیں۔ وُہ چقیں ایک گڈے میں بھر کر منگوائی گئی تھیں۔ جو شخص چقیں لانے کے لئے بھیجا گیا۔ اس نے قادیان پہونچ کر رپورٹ کی۔ کہ کسی نے راستہ میں چقیں چُرا لی ہیں۔ اب یہ ایک عجیب بات تھی۔ اور ہمیں حیرت ہُوئی۔ کہ وُہ چقیں چُرائی کس طرح گئی ہیں۔ چھ فٹ کے قریب وُہ چوڑی تھیں لمبائی بھی ان کی بہت کافی تھی۔ اور اونچائی تو اس قدر تھی۔ کہ گڈا اُن سے بھرا ہُوا تھا۔ ایسی حالت میں اگر دو بلکہ تین آدمی بھی ہاتھوں کو پھیلا کر انہیں اُٹھانا چاہتے۔ تو نہیں اٹھا سکتے تھے۔ پس یہ خیال کر لینا۔ کہ ان چقوں کو کوئی شخص چُرا کر لے گیا ہے۔ کسی طرح صحیح معلوم نہیں ہوتا تھا۔ چنانچہ مَیں نے امور عامہ والوں سے کہا۔ کہ اس

معاملہ کی تحقیق

کی جائے۔ کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شخص بٹالہ سے اپنے گڈے میں چقیں بھر کر روانہ ہو۔ اور انہیں کوئی شخص چُرا کر لے جائے اور اسے پتہ نہ لگے۔ انہوں نے تحقیق کے بعد اُس پر ہرجانہ ڈال دیا۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ اس پر کتنا ہرجانہ ڈالا گیا۔ شاید وُہ چقیں اسّی روپیہ کی تھیں۔ اور اس پر نصف رقم ہرجانہ کے طور پر ڈالی گئی۔ یا اس سے کم قیمت کی تھیں۔ اور ان کی نصف رقم اس پر بطور ہرجانہ ڈالی گئی وُہ ایک گاؤں کا رہنے والا تھا۔ جب اُس پر یہ ڈنڈ پڑا۔ تو اس کی بیوی میرے پاس شکایت لے کر آئی۔ اور کہنے لگی۔ کہ ہم پر بڑا ظلم ہُوا ہے اتنی رقم ڈال دی گئی ہے۔ میں نے کہا۔ کہ تم خود ہی سوچو۔ کہ یہ کتنے اندھیر کی بات ہے۔ کہ اتنی بڑی چیز جس سے گڈا بھرا ہُوا تھا۔ وُہ رستہ میں ہی گم ہو جائے۔ لازمی بات یہ ہے۔ کہ یا تو اُس نے خود وُہ چقیں فروخت کر دی ہیں۔ اور یا پھر وُہ گڈا چھوڑ کر کہیں چلا گیا ہوگا۔ اور کئی گھنٹے غائب رہا ہوگا۔ بعد میں ان چقوں کو کئی افراد اٹھا کر لے گئے۔

اس صورت میں بھی تم پر ہی غفلت کا الزام آتا ہے وُہ کہنے لگی۔ یہ بالکل غلط ہے۔ نہ اس نے چقیں فروخت کی ہیں۔ اور نہ ہی وُہ گڈے کو چھوڑ کر کئی گھنٹے غائب رہا۔ وُہ صرف پانی پینے کے لئے ایک کنوئیں پر گیا تھا۔ دو منٹ کے بعد واپس آیا۔ تو چقیں غائب تھیں۔ میں نے کہا۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آسکتی۔ اور میں تمہاری سفارش کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اس پر اس عورت نے جوش میں کہہ دیا۔ کہ "تہاڈے احمدی ہی چور ہوندے ہین۔ اُنہاں نے ہی چُرائیاں ہین" یعنی احمدی ہی چور ہوتے ہیں۔ اور انہوں نے ہی چقوں کو چُرایا ہوگا۔ اب باوجود اس کے کہ میں ایک عورت سے گفتگو کر رہا تھا۔ اس وجہ سے کہ اس نے جماعت پر حملہ کیا تھا۔ مجھے طیش آگیا۔ اور میں نے کہا۔ مائی تم عورت ہو۔ ورنہ مَیں ابھی وقت تمہیں اپنے گھر سے نکلوا دیتا خیر وُہ چلی گئی۔ مگر اس کے بعد مجھے اس فقرہ کا کثرت صدمہ ہُوا۔ اور میں نے خیال کیا۔ کہ گو اس عورت نے نادانی سے ایک بات کہی تھی۔ مگر مجھے یہ فقرہ نہیں کہنا چاہیئے تھا۔ چنانچہ بعد میں مَیں نے اس کی طرف اپنا آدمی بھجوایا۔ اس سے معافی مانگی اور اسے کچھ روپیہ بھی دیا۔ اب اس

غصّہ کی وجہ

یہی تھی۔ کہ جماعت پر اس نے ناواجب حملہ کیا تھا۔ ورنہ میرے متعلق اگر وُہ کوئی بات کہتی تو میں اس کی پرواہ بھی نہ کرتا۔

مولوی محمد علی صاحب نے بھی حال ہی میں

جماعت احمدیہ پر ایسا ہی حملہ

کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے قادیان کی جماعت کے متعلق جو دس ہزار کے قریب ہے۔ کہا ہے کہ قادیان کے رہنے والے تو منافق ہیں۔ جماعت کے اصل لوگ وُہ ہیں۔ جو باہر رہتے ہیں قادیان کے رہنے والے تو تمہارے اُگے ہوئے اور ممنونِ احسان ہیں۔ وُہ تمہیں چھوڑ نہیں سکتے۔ مولوی صاحب کے الفاظ جو "الفضل" نے نقل کئے ہیں۔ یہ ہیں:۔ "ان کی جماعت وُہ تو نہیں۔ جو قادیان میں ہے۔ وُہ تو ان کے ملازمین اور ایسے لوگ ہیں جن کی ضروریات ان سے وابستہ ہیں۔ جماعت تو وُہ چیز ہے۔ جو اس سلسلہ کو قائم رکھنے والی ہے۔ بیرونی لوگ جو جلسہ پر آتے ہیں۔ اصل جماعت وُہ ہیں"۔ "الفضل" نے اس کا

نہایت ہی معقول جواب

دیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو قادیان میں رہنے کی تعلیم دی ہے۔ اور آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص سب کچھ چھوڑ کر اس جگہ آکر آباد نہیں ہوتا۔ یا کم سے کم یہ تمنا دل میں نہیں رکھتا۔ وُہ منافق ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک جو لوگ قادیان میں آبسے ہیں۔ وُہ منافق ہیں گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جتنی باتیں بیان فرمائی تھیں۔ غیر مبائعین کے نزدیک وہ سب بدلتی جاتی ہیں۔ نبوت کے مسئلہ میں انہوں نے تبدیلی کی۔ کفر و اسلام کے مسئلہ میں انہوں نے تبدیلی کی۔ خلافت کے مسئلہ میں انہوں نے تبدیلی کی۔ اور اب

قادیان کی رہائش کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جو ارشادات ہیں۔ ان کی انہوں نے بے قدری کرنی شروع کر دی ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان کی محبت اتنی ضروری قرار دی ہے۔ کہ آپ فرماتے ہیں۔ جو شخص قادیان میں آ نہیں سکتا۔ اسے کم سے کم یہاں آنے کی خواہش اور تمنا اپنے دل میں ضرور رکھنی چاہیئے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک قادیان میں آنا منافقت میں مبتلا ہونا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نعوذ باللہ اپنی جماعت کے لوگوں کو منافق بننے کا یہ گر بتایا تھا۔ اور بجائے اس کے کہ آپ لوگوں کے دلوں میں ایمان قائم کرتے آپ نے قادیان آنے کی تعلیم دے کر ان کے لئے منافقت کا رستہ کھول دیا تھا۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریک کا ہی یہ نتیجہ ہے۔ کہ آج قادیان میں دس ہزار کے قریب جماعت احمدیہ کے افراد پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے کس کی یہاں جائدادیں تھیں۔ یا کس کے ماں باپ یہاں کے رہنے والے تھے وُہ اسی لئے آئے۔ کہ خدا تعالےٰ کے مامور اور مرسل نے کہا تھا کہ قادیان آؤ۔ اور یہاں آکر رہو۔ مگر یہاں آکر بقول مولوی محمد علی صاحب انہیں منافقت کا تمغہ مل گیا اور یہ انہیں اس بات کی سزا ملی۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بات کیوں مانی تھی۔ غرض قادیان میں رہنے والوں کے متعلق یہ

اتنا بڑا اتہام اور بہتان

ہے۔ کہ خود مولوی محمد علی صاحب بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ یہ جھوٹ ہے اوّل تو یہی دیکھ لو۔ کہ قادیان میں انجمن کے ملازم کتنے ہیں۔ قادیان میں دس ہزار احمدی بستے ہیں۔ ان میں سے ملازم زیادہ سے زیادہ سو دو سو ہوں گے۔ اگر ان کے ساتھ ان کے بیوی بچوں کو بھی شامل کر لیا جائے۔ تو یا چھ سو بن جائینگے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کے علاوہ چھ سات ہزار وہ لوگ ہیں جو زمیندار ہیں یا پیشہ ور ہیں۔ اور ایک اچھی خاصی تعداد ان لوگوں کی ہے۔ جن کے باپ بھائی یا خاوند وغیرہ گورنمنٹ کی ملازمت میں ہیں۔ اور انہوں نے اپنے بچوں یا دوسرے عزیزوں کو قادیان میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیج دیا ہے۔ ان پر بھلا انجمن کا کیا دباؤ ہو سکتا ہے۔ یا میرا ان پر کیا دباؤ ہو سکتا ہے۔ وہ تو خود چندے دیتے۔ اور

سلسلہ کے لئے قربانیاں

کرتے ہیں۔ بہرحال کثرت ان لوگوں کی ہے۔ جو پنشن یافتہ ہیں یا پیشہ ور ہیں یا زمیندار وغیرہ ہیں یا پھر قادیان میں وہ لوگ رہتے ہیں۔ جن کے باپ اور بھائی وغیرہ گورنمنٹ کی ملازمت میں ہیں۔ اور وہ انہیں تعلیم کے لئے اخراجات بھیج دیتے ہیں۔ یا اگر وہ پڑھتے نہیں تو ان کا گزارہ بہرحال اپنے باپ یا بھائی کی آمد پر ہے۔ اس قسم کے تمام لوگ کونسے جماعت کے دباؤ کے ماتحت ہیں۔ اور کس طرح یہ سمجھ لیا گیا ہے۔ کہ قادیان کی جماعت نعوذ باللہ اتنی گندی ہو گئی ہے۔ کہ محض چند پیسوں کی خاطر اس نے اپنے

دین اور ایمان کو بیچ دیا ہے

گویا ساری قوموں میں یہ طاقت ہے۔ کہ وہ کسی کی نوکری کریں۔ تو اپنے عقائد کو بھی قائم رکھ سکیں۔ مگر احمدیوں میں یہ طاقت نہیں ہے۔ باقی لوگ تو غیر احمدیوں کی بھی نوکریاں کرتے ہیں۔ آریوں کی بھی نوکریاں کرتے ہیں۔ سکھوں کی بھی نوکریاں کرتے ہیں۔ انگریزوں کی بھی نوکریاں کرتے ہیں۔ اور پھر اپنے عقائد پر مضبوطی سے قائم رہتے ہیں۔ مگر مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک احمدی اتنی طاقت بھی نہیں رکھتے۔ وہ کسی کی نوکری کرنے کے ساتھ ہی اپنے دین اور ایمان کو بھی فروخت کر دیتے ہیں۔ خود

پیغامیوں میں ایک خاصہ طبقہ

ایسے لوگوں کا ہے جو گورنمنٹ کی ملازمت میں ہے۔ مگر ان کے نزدیک گورنمنٹ کی ملازمت ان کے اعتقادات پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتی۔ میاں غلام رسول صاحب تمیم۔ میاں محمد صادق صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب یہ سب عیسائی حکومت کے ملازم تھے۔ کیا یہ سب ان ایام میں عیسائی ہو گئے تھے۔ یا عیسائیوں کی ہاں میں ہاں ملانے لگ گئے تھے۔ کیا اس وقت جو لوگ انجمن اشاعت اسلام کے ملازم ہیں۔ وہ سب کے سب مولوی صاحب کے تجربہ کے مطابق منافق ہیں۔ کیونکہ وہ مولوی صاحب اور ان کی انجمن کے لڑ لگے ہوئے ہیں۔ اگر مولوی صاحب کے نزدیک یہ لوگ منافق نہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ وہ لوگ تو انگریزوں یا انجمن اشاعت اسلام کی ملازمت کر کے منافق نہ ہوئے مگر قادیان کے احمدی صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت کر کے اپنے ایمان کو سلامت نہیں رکھ سکتے۔ اگر صدر انجمن احمدیہ کی نوکری کرنے سے عقیدہ بھی بدل جاتا ہے۔ تو پیغامیوں میں سے جتنے لوگ گورنمنٹ کے ملازم ہیں۔ ان سب کے متعلق یہ سمجھا جانا چاہیئے۔ کہ وہ عیسائی ہیں۔ کیونکہ مولوی محمد علی صاحب کے اس اصل کے مطابق یہ تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ کہ گورنمنٹ کے ملازم ہو کر انہوں نے اپنے ایمان کو محفوظ رکھا ہو۔ پھر میں کہتا ہوں۔

مولوی محمد علی صاحب کو اپنا تجربہ

بھی یاد ہونا چاہیئے۔ اب تو قادیان کی آبادی کا ایک کثیر حصہ ایسا ہے۔ جو صدر انجمن احمدیہ کا ملازم نہیں۔ مگر جب مولوی محمد علی صاحب قادیان میں رہتے تھے۔ تو یہاں کے اسی فی صدی انجمن کے نوکر یا ان نوکروں سے تعلق رکھنے والے لوگ تھے۔ اور مولوی محمد علی صاحب کو یاد ہوگا۔ کہ باوجود اس کے کہ وہی سیکرٹری تھے۔ اور باوجود اس کے کہ خزانہ ان کے پاس تھا۔ قادیان کے لوگوں نے مولوی صاحب کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔ جب ایمان کا معاملہ آیا تو انہی قادیان والوں نے جس طرح مکھی کو دودھ سے نکال کر باہر پھینک دیا جاتا ہے اسی طرح انہوں نے مولوی محمد علی صاحب کو نکال کر باہر کر دیا۔ حالانکہ یہ وہ لوگ تھے۔ جن کے مال اور جن کی جانیں اسی طرح مولوی محمد علی صاحب کے قبضہ میں تھیں۔ جس طرح اب وہ ہمارے متعلق کہتے ہیں۔ کہ ہمارے قبضہ میں لوگوں کے مال اور ان کی جانیں ہیں۔ اگر اس وقت قادیان والوں نے ایمان کے معاملہ میں کسی قسم کی کمزوری نہیں دکھائی۔ تو اب وہ کس طرح خیال کر سکتے ہیں۔ کہ قادیان کے رہنے والے ایمان کے معاملہ میں کمزوری دکھانے۔ اور منافقت سے کام لیتے ہیں۔ ان کو تجربہ ہے کہ قادیان والوں نے اپنے ایمان کو فروخت نہیں کیا تھا۔ بلکہ جب انہیں معلوم ہوا۔ کہ اب دین اور ایمان کا سوال پیدا ہو گیا ہے۔ تو انہوں نے مقابلہ کیا۔ اور اس بات کی انہوں نے کوئی پروانہ کی۔ کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کے ملازم ہیں۔ پھر

میں مولوی محمد علی صاحب سے کہتا ہوں

مولوی صاحب! آپ بھی قادیان کی نوکری کرتے رہے ہیں۔ کیا اس وقت آپ کا ایمان بگڑا ہوا تھا یا سلامت تھا۔ آپ تو اس وقت اڑھائی سو روپیہ ماہوار تنخواہ لیا کرتے تھے۔ جن پر آپ اعتراض کر رہے ہیں۔ ان میں سے اکثر تو بیس تیس چالیس لینے والے ہیں۔ مگر آپ اڑھائی سو روپیہ ماہوار وصول کیا کرتے تھے۔ پس آپ بتائیں کہ آپ کے اعتقاد کا اس وقت کیا حال تھا۔ پھر ہمارے اعتقادات کے بدلنے کا تو ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ مگر مولوی محمد علی صاحب کے متعلق ہمارے پاس اس بات کا قطعی اور یقینی ثبوت موجود ہے۔ کہ جب تک وہ قادیان سے اڑھائی سو روپیہ ماہوار تنخواہ لیتے رہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی کہتے کہتے ان کی زبان خشک ہوتی تھی۔ مگر جب وہ اڑھائی سو روپیہ ماہوار ملنے بند ہو گئے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مجدد کہنے لگ گئے۔ گویا خدا تعالےٰ نے

دونوں نمونے ان کے سامنے

پیش کر دیئے۔ یعنی جن لوگوں پر وہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کے ملازم ہیں۔ اور اس وجہ سے وہ اصل جماعت احمدیہ نہیں ہیں۔ ان کے سامنے تو جب ایمان کا سوال آیا۔ وہ سینہ تان کر سامنے آ گئے۔ اور انہوں نے کہا کہ ہم ایمان کے معاملہ میں کسی کی پروا کرنے کے لئے تیار نہیں۔ خواہ وہ صدر انجمن احمدیہ کی اکثریت یا اس کا سیکرٹری ہی کیوں نہ ہو۔ مگر دوسری طرف مولوی صاحب کا اپنا نمونہ یہ ہے۔ کہ جب تک وہ اڑھائی سو روپیہ ماہوار تنخواہ لیتے رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی کہتے رہے۔ مگر جب لاہور چلے گئے۔ تو مجدد کہنے لگ گئے۔ جس شخص کے ایمان کا یہ حال ہو کہ وہ اڑھائی سو روپیہ کے بدلے کسی کو نبی کہنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اور عدالتوں میں قسمیں کھا کھا کر کہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی تھے۔ اسے یہ کس طرح زیب دیتا ہے۔ کہ وہ دوسروں پر طعنہ زنی کرے۔ پھر جس شخص کو

اس دن کی روٹی بھی اسی ترجمہ کے طفیل ملی

ہو۔ جو اس نے قادیان میں بیٹھ کر اور جماعت احمدیہ سے تنخواہ پا کر کیا تھا۔ اس کو کب یہ زیب دیتا ہے۔ کہ وہ قادیان والوں کی عیب چینی کرے۔ حالانکہ اس نے اس روز صبح کو جو ناشتہ کیا تھا۔ وہ بھی اسی ترجمہ کے طفیل تھا۔ جو اس نے قادیان میں باقاعدہ تنخواہ لے کر کیا اور اس نے اس روز جو روٹی کھائی تھی۔ وہ بھی اسی ترجمہ کے طفیل تھی۔ جو اس نے قادیان میں تنخواہ پا کر کیا۔ اور اس نے اس روز جو کپڑے پہنے تھے۔ وہ بھی اسی ترجمہ کے طفیل تھے۔ جو اس نے قادیان میں تنخواہ پا کر کیا۔ کیونکہ اس کا کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ جس ترجمہ کے کمشن پر مولوی صاحب کا گزارہ ہے وہ ترجمہ مولوی صاحب نے اپنے گھر سے کھا کر نہیں کیا۔ بلکہ صدر انجمن احمدیہ سے تنخواہ لے کر اور اس کی خریدی ہوئی لائبریری کی مدد سے کیا تھا۔ (جس لائبریری کو وہ بعد میں دھوکا دے کر کہ میں چند روز کے لئے لئے جاتا ہوں غصب کر بیٹھے ہیں۔) ایسا انسان بھلا کس مونہہ سے یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ قادیان والے منافق ہیں۔ مولوی صاحب نے شاید سمجھا ہوگا۔ کہ باہر والے اتنے کمزور ہیں۔ کہ جب وہ یہ سنیں گے کہ قادیان والوں کو انہوں نے اصل جماعت احمدیہ قرار نہیں دیا۔ بلکہ اصل جماعت احمدیہ باہر کے رہنے والوں کو قرار دیا ہے۔ تو وہ خوش ہو جائیں گے مگر یہ ان کی غلطی ہے۔ ان سے پہلے اور بھی بعض لوگ اس قسم کی باتوں سے

تفرقہ پیدا کرنے کی کوشش

کر چکے ہیں۔ چنانچہ مدینہ میں ایک شخص نے ایک دفعہ انصار اور مہاجرین میں تفرقہ پیدا کرنے کے لئے کہہ دیا تھا۔ کہ لا تنفقوا علیٰ من عند رسول اللہ حتیٰ ینفضوا (المنافقون ع ۱۴) اے یہ لوگ روٹیاں کھانے کے لئے یہاں بیٹھے ہیں۔ تم ذرا ان کی روٹیاں تو بند کرو پھر دیکھو گے۔ کہ کس طرح یہ لوگ یہاں سے بھاگ نکلتے ہیں۔ مگر جانتے ہو۔ یہ بات کہنے والے کا کیا حشر ہوا۔ اسی کا بیٹا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اپنے باپ کے فعل پر لعنت ڈالی۔ پس مولوی محمد علی صاحب کو بھی یاد رہے۔ کہ ان کا یہ حملہ جو انہوں نے قادیان کی جماعت احمدیہ پر کیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس سے باہر کے لوگ خوش نہیں ہونگے۔ بلکہ باہر کی جماعتیں خود اس حملہ کا جواب دینگی اور وہ ان کی تائید نہیں کریں گی۔ بلکہ ان کے اس دعویٰ کی پرزور تردید کریں گی۔ کیونکہ ان کا اخلاص اس بات کا تقاضا کرتا ہے۔ اور انکے دل اس حسرت سے پُر ہیں۔ کہ کاش انہیں بھی قادیان میں رہنے کی توفیق ملتی۔ وہ قادیان میں آنے کو نفاق نہیں سمجھتے۔ بلکہ ایمان اور اخلاص کی علامت سمجھتے ہیں۔ پس ان کی یہ چال بھی اسیطرح رائیگان جائے گی۔ اور اسیطرح ان کیلئے حسرت کا سامان پیدا کریگی جس طرح ان کی پہلی چالیں رائیگاں جاتی رہی ہیں۔ اور ہمیشہ ان کیلئے

حسرت کا سامان

پیدا کرتی رہی ہیں۔

268

۲۰ دسمبر سے پہلے وعدے پیش کرنے والے کارکنوں کا شکریہ

تحریک جدید سال ہشتم کے وعدے جن جماعتوں کے ۱۴ دسمبر تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش ہوچکے تھے انکے کارکنوں کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاچکے ہیں۔ اب ۱۸ دسمبر تک پیش ہو جانے والے وعدوں کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔ جس طرح گذشتہ فہرستیں مکمل ہونے والی تھیں اسی طرح یہ فہرست بھی ابھی مکمل نہیں۔ لیکن اس کے بعد کارکنان دوسری فہرستیں بھی ارسال کریں گے۔ کارکنان نے مناسب سمجھا کہ جسقدر احباب موجود ہیں۔ یا مل سکے ان کی فہرست ارسال کردی جائے بقیہ فہرست پھر ارسال کردی جائیگی۔ اس فہرست کو شائع کرتے ہوئے ایک پنشنر دوست کی قربانی کا اعلان بغیر ان کا نام ظاہر کرنے کے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ لکھتے ہیں:-

"اللہ تعالےٰ کے فضل اور حضور کی دعاؤں کے طفیل مجھے پنشن مل گئی۔ اور پراویڈنٹ فنڈ کا روپیہ بھی مل گیا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے مَیں نے تحریک جدید کے آئندہ تین سالوں کا چندہ بھی بغیر کسی قسم کی کمی کے پراویڈنٹ فنڈ ملنے پر پیشگی پیش حضور کیا تھا۔ سال ہشتم کا اعلان کرتے ہوئے حضور نے جو خطبہ ارشاد فرمایا اس کو پڑھ کر میرے دل میں خیال آیا۔ کہ میں نے گذشتہ سات سال کا چندہ تو قسطوں سے ادا کیا ہے۔ ہر مہینہ دل کو ایک گونہ تسلی اور لذت ملتی تھی۔ کہ اتنا روپیہ اللہ تعالےٰ کے خزانہ میں جمع کرنے کی توفیق مل گئی۔ جب پراویڈنٹ فنڈ کا روپیہ مل گیا۔ تو سال ہشتم تا سال دہم پیش حضور کردیا۔ اب قاعدہ کے رُو سے کچھ ادائیگی میرے ذمہ نہیں۔ لیکن ہر مہینہ کچھ نہ کچھ پیش کرنے کی لذت بھی تو نہ ملیگی۔ تنخواہ بھی تو اللہ تعالےٰ کی ایک دین تھی۔ جس میں سے کاٹ کر اللہ کی راہ میں حاضر کرتا تھا۔ اب پنشن بھی اسی کی دین ہے۔ دل کہہ رہا ہے اور ایمان مجبور کررہا ہے کہ پنشن سے بھی دے۔ اسلئے مَیں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے اور حضور اجازت دیں۔ تو سال ہشتم میں ۵۰/- سال نہم میں ۶۰/- اور سال دہم میں ۷۰/- پیش کروں اور باقاعدہ حاضر کروں حضور کی منظوری کا منتظر ہوں"۔

حضور ایدہ اللہ نے منظوری فرمادی اور اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے جزاکم اللہ احسن الجزاء فرمایا۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔

اسی طرح ایک اور دوست جو نام اسلئے ظاہر کرنا نہیں چاہتے کہ نفس کی ملونی نہ ہو جائے حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں:-

"میرے مالی حالات خراب ہیں۔ گذشتہ سال کا چندہ بھی کہیں سے قرض لیکر دیا تھا۔ مگر یہ قربانیوں کے دن بھی روز روز نہیں آتے۔ خدا جانے پھر کب آئیں۔ اس لئے اس دفعہ گذشتہ سال کے ۱۵۰/- اور ۱۰ فیصدی اضافہ سے ۱۶۵/- کا وعدہ پیش حضور ہے اسے شرف قبولیت بخشیں"۔

کارکنوں کو اپنی جماعت میں حضور کا خطبہ سنا کر اور سمجھا کر وعدے شاندار اضافہ کیساتھ لینے چاہئیں۔ اور فہرست جلد سے جلد ارسال کرنا چاہیئے۔ جو ۲۰ دسمبر تک ڈاکخانہ میں ڈال دیں۔ جن جماعتوں کے وعدے آچکے ہیں۔ انکی فہرست درج ذیل ہے۔

نام جماعت	نام فہرست مرسلہ
گھنوکے ججہ	محمد رشید صاحب
محلہ دار الرحمت قادیان	ڈاکٹر محمد بخش صاحب
لکھنو	مرزا حسام الدین صاحب
احمد آباد (سندھ)	میاں محمد اشرف صاحب
ٹونڈی جھنگلاں	ماسٹر نواب الدین صاحب
کوٹ مومن	شیخ دوست محمد صاحب
سیدوالا	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب
مڈھ رانجھا	مہدی شاہ صاحب
گورداسپور	مرزا عبد الحق صاحب وکیل، مولوی عطا محمد صاحب فاضل
جمشید پور	عبد المجید صاحب
گجرات	محمد ابراہیم صاحب ڈار
منڈی بہاؤالدین	شیخ منور حسین صاحب وکیل
فیروزپور شہر	بابو محمد جمیل خاں صاحب
فریح (جالندھر)	ماسٹر علی بخش صاحب
سیاہڑی شیرا	محمد نذیر صاحب
منٹگمری	نذیر احمد خاں صاحب
لیہراواں	ڈاکٹر علی گوہر، چوہدری عطا محمد صاحب
راولپنڈی	میاں عبد الرشید، ملک بشیر احمد صاحب
دنجواں	فقیر محمد صاحب پریذیڈنٹ
جماعت نیلا گنبد لاہور	محمود احمد صاحب
چک ۲۷ الف سندھ	صوفی غلام محمد صاحب
ر گکھو چک گوجرانوالہ	محمد شریف صاحب ہاشمی
شورکوٹ ر	محمد زاہد صاحب
اٹھوال ر	محمد صدیق صاحب
جل پور ر	غلام مصطفیٰ صادق صاحب
محلہ دار الانوار	چوہدری نور احمد صاحب سنوری

خاکسار برکت علی خان
فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان

موسم سرما میں
طب یونانی کا مایۂ ناز ٹانک
لبوب کبیر!
عام جسمانی اور مخصوص عصبی طاقت کیلئے
بے نظیر تحفہ ہے

قیمت درجہ اوّل دس تولہ کی شیشی پانچ روپے قیمت درجہ دوم دس تولہ کی شیشی دو روپے آٹھ آنے
رعایتی قیمت۔ تین روپے بارہ آنے۔ رعایتی قیمت ایک روپیہ چودہ آنے
نوٹ ۱:- یہ ایک چوتھائی رعایت صرف ۳۱ دسمبر تک کیلئے کی گئی ہے۔
نوٹ ۲:- حب جواہرات عنبری کے ساتھ اس کا استعمال خاص طور پر مفید ہے۔
ملنے کا پتہ:- **ویدک یونانی دواخانہ قادیان**

خوبصورتی کی لاثانی اور اکسیر دوا | دل کو لبھانے والی مستقل خوشبو ہے
بیوٹرین رجسٹرڈ

کیل چھائیوں سیاہ داغوں خارش اگزیما اور جلدی جراثیمی امراض کا مکمل علاج ہے گورنمنٹ کیمیکل اگزامینر کی ٹسٹ شدہ ہے اپنے شہر کے انگریزی دوا فروش اور اچھے جنرل مرچنٹ سے طلب کریں۔
قیمت فی شیشی ایک روپیہ

بیگم نواب محمد علی خاں صاحب مالیر کوٹلہ بیوٹرین رجسٹرڈ کے متعلق تحریر فرماتی ہیں:- "بیوٹرین کا میں نے استعمال کراکر دیکھا ہے کیل چھائیوں اور بدنما داغوں کیلئے مفید ہے اور غیر ملکی دوائیں جو اس مقصد کیلئے ملتی ہیں ان کا نعم البدل ہے"۔

تیار کرنیوالے۔ کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی بمبئے اور کلکتہ
وی۔ پی منگوانیکا پتہ اے جہانگیر جی۔ بیوٹرین ایجنٹ و سٹاکسٹ جالندھر شہر (پنجاب)
سول ایجنٹ:- سلطان برادرز قادیان (پنجاب)

سورۃ بنی اسرائیل کی لطیف تفسیر
دستور الارتقاء
کے متعلق جناب مولوی محمد یار صاحب عارف فاضل مبلغ انگلستان فرماتے ہیں "مَیں نے اس کا بہت سا حصہ پڑھا ہے۔ اور اس کو نہایت لطیف پایا ہے۔ مجھے انکا طرز استدلال طریق بیان بہت پسند آیا۔ اور قرآن کریم کے بہت سے نئے معارف معلوم ہوئے۔ سورۃ اسریٰ کی تفسیر یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ کا نتیجہ ہے۔" لکھائی چھپائی اعلیٰ تین سو صفحات کی کتاب ہے۔ باوجود گرانی کاغذ قیمت تلقین علم کیلئے صرف ۱۲/-۔ ملنے کا پتہ:- **عبد اللطیف معلم المجاہدین**۔ جلسہ سالانہ پر ہر ایک بکسٹال سے مل سکے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چالیس سالہ قومی مجاہد رسالہ کی امداد کرو

(از حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ناظر تالیف و تصنیف)

آج کل کاغذ کی حد درجہ گرانی کی وجہ سے رسالہ ریویو اردو کو سخت مالی مشکلات کا سامنا ہے۔ یہ رسالہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس یادگار ہے۔ دسمبر ۱۹۴۱ء میں اس کی زندگی پر پورے چالیس برس گزر چکے ہیں۔ ہندوستان میں کوئی علمی اور مذہبی رسالہ اتنا پرانا نہیں ہے۔ اپنی عمر کے اس طویل عرصہ میں رسالہ نے اسلام اور احمدیت کی جو شاندار خدمات سر انجام دی ہیں۔ وہ محتاج تشریح و بیان نہیں ہیں۔ پھر یہ وہ رسالہ ہے جسے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مبارک ہاتھوں جاری کیا تھا۔ حضورؑ نے ایک طرف اپنے مخلصین سے یہ خواہش ظاہر فرمائی تھی۔ کہ اس کے دس ہزار خریدار ہوں۔ اور دوسری طرف اس کے متعلق یہ تاکید فرمائی۔ کہ اسے باعزت طور پر زندہ اور قائم رکھنا جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔ پس ایسے رسالہ کی امداد کرنا ہر احمدی پر لازم ہے۔ اب جبکہ یہ قدیم مجاہد رسالہ اپنی زندگی کی پانچویں دہائی میں قدم رکھ رہا ہے۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلصین سے یہ پُرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ حضور کی اس خواہش کو کہ اس رسالہ کے دس ہزار خریدار ہوں۔ پورا کرنے کے لئے سنجیدگی سے کوشش فرمائیں۔

یہ رسالہ صرف اپنے خریداروں کے چندوں اور اعانت پر چل رہا ہے۔ اور صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے اسے کوئی امداد نہیں مل رہی۔ رسالہ کے کارکن اسے کامیابی سے چلانے کے لئے پوری کوشش صرف کر رہے ہیں۔ ہمیں ان کی محنت کی قدر کرنی چاہیئے اور رسالہ کو ترقی دینے میں ان کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔ رسالہ کے موجودہ خریدار بہت تھوڑے ہیں۔ ضروری اخراجات جو جنگ کی وجہ سے بہت بڑھ گئے ہیں۔ پورے نہیں ہو رہے ہیں۔ احباب اس چالیس سالہ قومی مجاہد رسالہ کی امداد کی طرف جلد توجہ فرمائیں۔

الفضل کے پچیس "خطبہ نمبر"

جناب ڈپٹی فقیر اللہ خانصاحب میرٹھ کی طرف سے جن ۲۵ پچیس خطبہ نمبر کے جاری کرنے کا مولوی ابو العطاء صاحب نے اعلان فرمایا تھا۔ وہ احباب کی طرف سے آمدہ خطوط کے مطابق جاری کر دیئے گئے ہیں۔ جن دوستوں نے غیر احمدی احباب کے نام جاری کرنے کیلئے لکھا تھا۔ ان سب کے نام خطبہ نمبر جاری ہو گیا ہے۔ اس سلسلہ میں اب مزید درخواستیں ارسال نہ کی جائیں۔ ہم جناب ڈپٹی فقیر اللہ خانصاحب میرٹھ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس صدقہ جاریہ کا اجر عظیم عطا فرمائے [illegible] [illegible] (الفضل)

اشتہار زیر دفعہ ۵ - رول نمبر ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت لالہ بہاری لعل صاحب گوسوامی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس سب جج بہادر درجہ اول گورداسپور

دعوےٰ دیوانی نمبر ۱۴۷ - سال ۱۹۴۱ء

مسماۃ غلام زینب زوجہ بابو عبدالواحد ککے زئی ساکن قادیان تحصیل بٹالہ مدعی

بنام فرم رام لعل کپور اینڈ سنز پیپر مرچنٹ گورو بازار امرتسر وغیرہ

دعویٰ استقرار حق

بنام اللہ بخش ولد فضل دین ذات راجپوت ساکن قادیان تحصیل بٹالہ حال لاہور بجازئی پریس

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مسمی اللہ بخش مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام اللہ بخش مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۲۳/۱۲/۴۱ کو مقام گورداسپور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اسکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔ آج بتاریخ ۱۲/۱۲/۴۱ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم

جلسہ سالانہ پر اخبار فاروق کا سب سے نرالا اعلان یعنی تحفہ

آج سے ۵ جنوری ۱۹۴۲ء تک جو دوست اخبار "فاروق" کے نئے خریدار ہونگے۔ اور جو پرانے موجودہ خریدار ہیں۔ ان سب کو سال آئندہ کا ڈھائی روپیہ چندہ پیشگی ادا کرنے پر اسی قیمت ڈھائی روپیہ کی سلسلہ احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مختلف نایاب اور لاجواب کتابیں مفت بطور انعام دیجائیں گی۔ جو دوست جلسہ سالانہ پر آئیں۔ وہ دفتر فاروق محلہ دار الفضل یا برانچ آفس فاروق واقعہ احمدیہ چوک سے چندہ ادا کرکے ڈھائی روپیہ کی کتابیں جو بطور قرعہ اندازی ملیں گی۔ مفت دستی لے جائیں۔ جو جلسہ سالانہ پر نہ آسکیں وہ ڈھائی روپیہ چندہ سال آئندہ اور ۸/ برائے محصول کتب بذریعہ منی آرڈر بھیجکر بذریعہ ڈاک انعامی کتابیں منگوالیں۔

فاروق میں علاوہ دیگر مضامین و مرکزی اطلاعات و جنگی خبروں کے حضرت صاحب کا خطبہ جمعہ بھی باقاعدہ ہفتہ وار شائع ہوتا ہے۔ دوست اس رعایت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔

المعلن

خادم سلسلہ میر قاسم علی ایڈیٹر فاروق قادیان دار الامان

شمائل شریف مترجم

پاکٹ سائز

ترجمہ از

حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم

کاغذ کی گرانی کے باوجود قیمت صرف ۱۲/

ملنے کا پتہ

افضل برادرز

تاجران کتب سٹیشنرز اینڈ جنرل مرچنٹس قادیان

محترمہ بیگم صاحبہ جناب نواب محمد علی خانصاحب آف مالیر کوٹلہ کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو!

آپ کی فیسرین کریم میں نے ایک عزیزہ کو منگا کر دی تھی۔ جن کا چہرہ مہاسوں۔ کیلوں کی کثرت سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا چیچک نکلی ہوئی ہے۔ اور اس قسم کے ہٹیل تھے کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا۔ مہاسوں کے انجکشن بھی کروا چکی تھیں۔ بیگم صاحبہ خوشی سے اب لکھنے کے قابل ہوں کہ خدا کے فضل سے فیسرین کریم نے یہ اثر دکھایا ہے کہ انکا چہرہ مہاسوں سے پاک ہے اور داغ بالکل معدوم ہو چکے ہیں۔ بلکہ رنگ بھی پیشتر سے نکھر آیا ہے۔ اور اب بھی وہ اس خوف سے کہ دوبارہ پھنسیوں کا دورہ نہ ہو جائے۔ اسے برابر استعمال کئے جاتی ہیں۔ اور آپ کی وہ ممنون ہیں۔

فیسرین کریم بلاشبہ کیلوں چھائیوں اور بدنما داغوں الغرض چہرہ اور جلد کی بیماریوں کیلئے اکسیر ہے خوبصورت بناتی ہے۔ خوشبودار ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ ہر جگہ بکتی ہے۔ اپنے شہر کے جنرل مرچنٹس اور مشہور دوا فروشوں سے خریدیں۔

وی۔ پی منگوانے کا پتہ:- **فیسرین فارمیسی مکتسر پنجاب۔**

ذیابیطس کی دوائی

ذیابیطس کے لئے یہ دوائی نہایت ہی فائدہ مند ثابت ہوئی ہے۔ شکر کو روکتی ہے۔ پیشاب کو اصلی اور صحیح حالت پر لاتی ہے۔ اور جسم کو تقویت دیتی ہے۔ اس کے بڑے اجزاء سچے موتی۔ کشتہ بیضہ مرغ۔ کشتہ فولاد۔ اور کشتہ مرجان وغیرہ ہیں۔ قیمت چوبیس دن کی خوراک تین روپے۔

[illegible] قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امرت دھارا منجن مفت

ضروری اطلاع

غور سے پڑھئے!

مارچ میں کوئی رعایت نہ ہوگی

ہاں ہمیشہ کیواسطے کچھ قیمتیں کم کر دی گئی ہیں!

امرت دھارا کی جوبلی کے بعد کارخانہ امرت دھارا اپنا سالانہ جلسہ مناتا رہا۔ اور ہر ماہ مارچ میں ادویات کی قیمت میں کافی رعایت کی جاتی رہی۔ پچھلی بار ہم نے اعلان کر دیا تھا۔ کہ کئی وجوہات سے اتنی بڑی رعایت آخری ہوگی۔ مگر خطوط وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے کئی خریداروں کو ابھی تک خیال ہے کہ مارچ میں پھر ویسی رعایت ہوگی۔ اس واسطے بذریعہ اشتہار اطلاع دینا ضروری ہے کہ مارچ کی رعایت نہ ہوگی!

مگر

ایک خوش خبری یہ ہے

کہ ہمنے یہ کوشش کی ہے کہ ہمیشہ کیواسطے نفع گھٹا کر کچھ قیمتیں کم کر دی جاویں۔ چنانچہ اچھی طرح سے غور کر کے جس دوائی میں جتنی قیمت گھٹائی جا سکتی ہے اُتنی گھٹا دی ہے اور نئی قیمتوں کا نقشہ چھپوا لیا گیا ہے۔ ۱۵ دسمبر ۱۹۴۱ء سے ہر ایک سے رعایتی قیمت لی جاوے گی۔ ہمارے مہربان مندرجہ ذیل نقشہ بھر کر تین پیسہ کے ٹکٹ کے ساتھ بھیجدیں۔ اور صرف نقشہ قیمت ہائے رعایتی یا ضرورت ہو تو فہرست بھی منگوالیں۔ براہ مہربانی بلا ضرورت فہرست نہ منگوائیں کاغذ بہت گراں ہے!

امرت دھارا منجن کا نمونہ ہم ہر ایک کو مفت بھیجیں گے تاکہ ڈاک کے تین پیسہ کے ٹکٹ جو آپکے خرچ ہونگے اُن کا معاوضہ بھی مل جاوے اور روزانہ ضرورت کی ایک چیز کا تجربہ بھی آپکو ہو جاوے +

جناب منیجر صاحب امرت دھارا فارمیسی لاہور ۱۲

عرض ہے کہ اپنی ادویات کی رعایتی قیمتوں کا نقشہ اور امرت دھارا منجن کا ایک پیکٹ بطور نمونہ مفت روانہ کریں۔ تین پیسہ کے ٹکٹ برائے محصول ڈاک ارسال ہیں!

میرے پاس آپ کی ادویات کی فہرست موجود ہے۔ اسکو بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے

میرے پاس آپ کی ادویات کی فہرست موجود نہیں ہے۔ اس کو بھی ساتھ ارسال کریں

نام ....

پورا پتہ ....

....

نوٹ۔ براہ مہربانی اگر فہرست آپکے پاس ہے تو نیچے کی لائین کاٹ دیں۔ خط پر پتہ صرف امرت دھارا لاہور لکھنا کافی ہے!

خط کتابت و تار کا پتہ۔ امرت دھارا ۱۲ لاہور

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی

احمدیہ تبلیغی پاکٹ بک از خادم صاحب گجراتی۔ آخری ایڈیشن جو تبلیغ کیلئے نہایت ہی بہترین کتاب ہے کی قیمت اب بجائے ایک روپیہ آٹھ آنے کے ایک روپیہ ۱۲/ کر دی ہے۔ کیونکہ کاغذ آگے سے چار گنا گراں ہوگیا ہے

قرآن مجید بڑا سائز مترجم

از علامہ جناب حافظ روشن علی صاحب مرحوم جس کا ترجمہ لفظی ہے۔ اور بطرز لسیرنا القرآن جو بالکل ہی نایاب تھا۔ اس کے صرف چار نسخے کہیں سے بڑی مشکل سے دستیاب ہوئے ہیں۔ کاغذ سفید بڑھیا ہے۔ ہدیہ صرف تین روپے

سلسلہ کتب اسلام ہر پنج حصہ منظور شدہ نظارت تالیف و تصنیف جس کی پہلی تین کتابیں گرلز ہائی سکول قادیان میں اور پہلی چار کتابیں مدرسہ احمدیہ قادیان میں بطور نصاب پڑھائی جاتی ہیں مکمل سٹ عہ مجلد عہ رعایتی بے جلد عہ مجلد عہ۔ آپ بھی اپنے بچوں کو پڑھائیں۔

نظارت تالیف و تصنیف کا منظور کردہ

قرآن مجید مترجم بڑا سائز

معہ تفسیری نوٹ بطرز لسیرنا القرآن جس کا ترجمہ لفظی اور عام فہم کاغذ سفید بڑھیا ڈیمی ۳۲ پونڈ اعلیٰ لکھائی چھپوائی کروا کر نہ صرف ٹھپہ ہی سنہری بلکہ تمام جلد سنہری خاص طور پر بنوا کر چند نسخے تیار کروائے ہیں۔ ہدیہ تین روپے آٹھ آنے مگر بلا جلد ہدیہ تین روپے۔ عام کاغذ سفید و رنگدار مجلد سنہری ٹھپہ ہدیہ عہ۔ کاغذ چکنا سفید ہدیہ عہ

شمائل شریف مترجم از جناب علامہ حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ منظور کردہ نظارت تالیف و تصنیف بطرز لسیرنا القرآن لفظی ترجمہ مجلد سنہری جسکا اصلی ہدیہ عہ ہے۔ رعایتی ایک روپیہ چار آنہ عہ

ملنے کا پتہ

محمد عنایت اللہ احمدی صحاف تاجر کتب پہاڑی دروازہ قادیان (پنجاب)

ٹٹ بٹ

موتی

- مردانہ قوت
- دائمی طاقت
- جسمانی صحت
- خون کی بہتات
- ہاضمہ درست
- پٹھے مضبوط

برقرار رکھنے کیلئے

ٹٹ بٹ موتی

ایک جادو اثر دوا ہے

ضروری نوٹ:۔ ہر موسم میں یکساں مفید ہے کتنا گیا گذرا اور ضعیف العمر آدمی کیوں نہ ہو پہلی ہی خوراک سے اثر نمایاں ہوگا

قیمت فی شیشی -/۸/۳ محصول ڈاک علاوہ

سول ایجنٹ:۔ پرنس اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۱۷ فورٹ بمبئی

MANUFACTURERS TIT. BIT (INDIA) CO.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۸ دسمبر ۴۱ء تا ۱۸ جنوری ۴۲ء ۲۵ فیصدی رعایت

دواخانہ خدمتِ خلق کی اکسیریں اور تریاق

۱۸ دسمبر ۴۱ء سے ۱۸ جنوری ۴۲ء ۲۵ فیصدی رعایت

دواخانہ خدمتِ خلق میں نہایت محنت اور دیانت داری سے ہر قسم کی ادویہ تیار ہوتی ہیں جن میں بعض دواخانہ کی اپنی تیار کردہ اکسیریں ہیں بعض سابق مشہور اطباء کے نسخے ہیں۔ اور بعض حضرت خلیفہ اولؓ کے نسخے ہیں۔ دواخانہ خدمتِ خلق میں ہر قسم کے مفردات اعلیٰ سے اعلیٰ اور خالص فروخت کیلئے ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ اور ایسی نادر ادویہ ملتی ہیں۔ جو اور کسی جگہ قادیان تو کیا پنجاب بھر میں نہیں مل سکتیں۔ بلکہ بعض ادویہ دہلی تک سے نہیں مل سکتیں۔ دواخانہ میں تشریف لاکر آپ خود تصدیق کر سکتے ہیں۔ ہمارے دواخانہ میں حضرت خلیفہ اولؓ کا ہر نسخہ تیار کیا جاتا ہے۔ آپ جو نسخہ پسند کریں وہ تیار کرکے دے سکتے ہیں۔ ذیل میں چند اکسیریں اور تریاق دواخانہ کے تیار کردہ لکھے جاتے ہیں۔

۱۸ دسمبر ۱۹۴۱ء سے ۱۸ جنوری ۱۹۴۲ء تک ان کی قیمتوں میں ۲۵ فیصدی رعایت کردی گئی ہے۔ جو دوست جلسہ سالانہ پر آئیں۔ ارزاں قیمت پر خرید کر فائدہ اٹھائیں۔ امید ہے کہ اس قدر بڑی رعایت سے آپ ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔

شباکن

ملیریا کی بے نظیر دوا ہے۔ اس نے کونین کی ضرورت سے مستغنی کردیا ہے۔ کونین کے کھانے سے جو نقص پیدا ہوجاتے ہیں۔ مثلاً سر میں چکر آنے لگتے تھے۔ طبیعت گھٹ جاتی تھی۔ ان میں سے کوئی نقص اس میں نہیں۔ آرام سے بخار اتر جاتا ہے۔ تلی۔ جگر۔ دل اور معدہ کیلئے مفید ہے قیمت یکصد قرص ایک روپیہ۔

تریاق کبیر

تریاق کبیر ایک اسم بامسمّیٰ تریاق ہے کھانسی نزلہ۔ سر درد۔ پیٹ درد۔ ہیضہ۔ بچھو اور سانپ کاٹے پر ذرا سا لگانے اور ذرا سا کھانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے اسے کیا خریدا؟ گویا کہ تنخواہ دار ڈاکٹر گھر میں رکھ لیا۔ اس کے بعد خاص خاص بیماریوں میں ڈاکٹر کے مشورہ کی ضرورت نہیں آئیگی۔ قیمت بڑی شیشی ۸ـ؍ درمیانی شیشی ۴ـ؍ ـ چھوٹی ۸؍۔

اکسیر نزلہ

پرانے نزلے کیلئے بے نظیر دوا ہے۔ کسقدر پرانا نزلہ ہو۔ جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے جن لوگوں کو بار بار نزلہ ہوتا ہے۔ یہ علامت دماغی اور سینہ کی کمزوری کی ہے۔ اس کا فوری علاج چاہیئے۔ اکسیر نزلہ استعمال کرکے دیکھیں۔ کہ دوسرے بیسیوں علاجوں سے زیادہ مفید پڑے گا۔ قیمت فی شیشی ۴ـ؍

اکسیر شباب

جوانی میں جن لوگوں کو بڑھاپے کی سی کمزوری شروع ہوجاتی ہے۔ اور گویا بہار سے پہلے ہی خزاں کا موسم آجاتا ہے۔ ان کیلئے یہ دوا اکسیر ہے۔ اسکے برابر مقوی دوا اور کوئی نہیں ملسکتی۔ تفصیلات میں جانا مشکل ہے جنکی عمر بڑی ہو۔ انکو ساتھ حبوب جوانی استعمال کرنی چاہئیں۔ قیمت تیس خوراک (۵؍) پانچ روپے۔

حبوب جوانی

جسطرح اکسیر شباب اعصابی کمزوریوں کیلئے ایک اکسیر دوا ہے۔ حبوب جوانی مادہ حیوانیہ کے کم ہوجانے کا بے نظیر علاج ہے۔ جن بیماروں کو دونو قسم کی کمزوری ہو۔ انہیں اکسیر شباب اور حبوب جوانی دونوں کا استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت پچاس گولیاں (۳؍) تین روپے۔

معجون مقوی

سرد جسم کو گرم کرنے والی خون کا دوران تیز کرنیوالی۔ کھوئی ہوئی طاقت کو واپس لانے والی۔ صرف کمزور دل اور بوڑھوں کو استعمال کرنی چاہیئے۔ قیمت چار تولہ (عہ؍) ایک روپیہ۔

زدجام عشق

مشہور نسخہ ہے۔ اس کی تعریف میں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اسقدر لکھنا کافی ہے۔ کہ ہم نے خالص ادویہ سے تیار کیا ہے۔ اور قیمتی ادویہ پوری مقدار میں ڈالی ہیں۔ قیمت درجہ اوّل ساٹھ گولیاں چھ روپے درجہ دوم ساٹھ گولیاں چار روپے۔

حبّ مروارید عنبری

دل و دماغ کی طاقت کی بے نظیر دوا ہے۔ سینکڑوں سال کا مجرب نسخہ بطرز جدید ہم نے تیار کیا ہے۔ یہ ایسی مجرب دوا ہے۔ کہ سینکڑوں طبیب اسکی خوبی کے معترف رہے ہیں۔ حضرت خلیفہ اولؓ کا معمول تھا۔ قیمت ۸۰ گولیاں چار روپے۔

حبّ جُند

ہسٹیریا کا واحد علاج ہے اعصابی کمزوریوں۔ مالیخولیا دماغ کی تھکن۔ سر چکرانے وغیرہ کی بے نظیر دوا ہے۔ آزمودہ دور دور تک یہ دوا جاتی ہے۔ اور اپنی تعریف کرواتی ہے۔ قیمت یکصد گولیاں پندرہ روپے۔

اکسیر جنین

یہ دوا اکسیر ہے، حاملہ عورتوں کو جنکے بچے گر جاتے ہوں یا مر جاتے ہوں۔ اس کا استعمال اس درد بھری تکلیف سے محفوظ رکھتا ہے۔ ایام حمل میں اٹھرا کے لئے بھی یہ معجون اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اور اٹھرا کی گولیوں کا اثر بھی اچھا ہوتا ہے۔ کہ ساتھ اس کا استعمال کروایا جائے۔ حضرت خلیفہ اولؓ اسقاط اور اٹھرا کی شکار عورتوں کو یہ دوا استعمال کراتے تھے۔ قیمت فی تولہ چار روپے۔

ہمدرد نسواں

یہ اٹھرا کی مرض کی گولیاں ہیں۔ ایام حمل میں اور بعد ماں کو کھلانی چاہئیں۔ اور بچے کو بھی دینی چاہئیں۔ اٹھرا کا بے خطا علاج ہے بشرطیکہ اکسیر جنین کا استعمال ساتھ ہو۔ قیمت فی تولہ (۱۴؍) ایک روپیہ چار آنے۔

سفوف جند

جن عورتوں کو ماہواری درست طور پر نہ آتے ہوں۔ اسکا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت فی تولہ ۸؍

معجون کہربا

جن عورتوں کو خون کی کثرت ہو۔ ان کیلئے نہایت کارآمد دوا ہے۔ قیمت ۶؍ فی تولہ

معجون فوفل

سیلان الرحم کی تکلیف سے عورتوں کو بچانے والی بے نظیر دوا ہے۔ قیمت چار تولے (عہ؍) ایک روپیہ۔

حب بسماک

غضب کی مفید دوا ہے، خشک کھانسی کو جڑ سے اکھیڑ دیتی ہے کہ حیرت آتی ہے۔ جن لوگوں کو دمہ کی شکایت ہو۔ یا دمہ نما کھانسی ہو۔ ان کو اس کا استعمال بہت مفید پڑیگا۔ قیمت سو گولیاں (۳؍) تین روپے۔

حب کیساب

کیساب جسم کو گرمی پہنچانے والی اور کمزور کو قوت دینے والی بے نظیر دوا ہے۔ جو لوگ خون کا دباؤ ہو جانیکی وجہ سے چارپائی پر پڑ جاتے ہیں بھوک نہ جسم سرد۔ انکے ہاتھ پاؤں کانپتے ہیں۔ بڑھاپے کے آثار پائے جاتے ہیں۔ انکے لئے بے نظیر دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں ۴ـ؍

سرمہ ممیرا خاص

اس سرمہ کی تعریف کی ضرورت نہیں۔ اور یہ سرمہ سب ہندوستان میں مشہور ہو چکا ہے۔ کثرت سے لوگ منگواتے ہیں۔ اور جو ایک دفعہ منگوائے پھر کسی اور سرمہ کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ آنکھوں کی تمام بیماریوں۔ کمزوری پانی آنے۔ ککروں اور پڑبال وغیرہ سب کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲؍ چھ ماشے ۴ـ؍ تین ماشے ۱۰؍

سفوف ذیابیطس

ذیابیطس جیسی خطرناک بیماری کیلئے ہم نے بے نظیر دوا تیار کی ہے۔ اس میں اس مرض کے تمام اسباب کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اور ہم نے ان خرابیوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو اس مرض کا موجب ہوتی ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک ۱۲؍

اسکے علاوہ نزلہ کیلئے حبّ زعفرانی قیمت ۲؍ فی درجن۔ حبّ البلغم بلغمی کھانسی کیلئے قیمت ۲؍ فی درجن۔ حبّ قبض کش قیمت ۲؍ فی درجن۔ اطریفل زمانی قیمت فی تولہ ۱؍۔ معجون فلاسفہ قیمت فی تولہ ۱؍۔ جوارش جالینوس فی تولہ ۱؍ برشعثا ۸؍ فی تولہ۔ سفوف دمہ قیمت ۴؍ فی تولہ۔ سفوف بواسیر قیمت چار آنے فی تولہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمتِ خلق قادیان (پنجاب)

موتی سُرمہ کی دھوم!

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دُھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا (شبکوری) سرخی۔ ابتدائی موتیابند وغیرہ۔ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سُرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے۔ مگر سالانہ جلسہ پر نصف قیمت۔

قادیان کی معزز ہستیاں موتی سرمہ کو ہی ترجیح دیتی ہیں!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خاندان مبارک تو موتی سرمہ کو ہی پسند فرماتا ہے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے بہت مفید پایا۔ گزشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا موتی سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔"

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خاندان ذی الاحترام میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے

شاہی حکیم حضرت مولنا مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے صاحبزادگان تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "پچھلے دنوں عزیز عبدالباسط کو آشوب چشم اور ککروں کی شکایت تھی۔ اس سے قبل اور بھی کئی ایک ادویہ استعمال کی گئیں۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپ کا موتی سرمہ سب سے زیادہ مفید اور کامیاب رہا۔ درحقیقت یہ بہت ہی قابل قدر چیز ہے۔"

حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے کی رائے

حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ناظر تالیف و تصنیف تحریر فرماتے ہیں کہ "مدرسۃ الخواتین کی ایک طالبہ کو ککروں کی وجہ سے سخت تکلیف تھی۔ چنانچہ وہ پڑھائی کرنے سے بھی عاجز آ گئی تھی۔ اس نے آپ کا موتی سرمہ چند روز استعمال کیا۔ جس سے اسکو بہت فائدہ ہوا۔ اب وہ باقاعدہ پڑھتی ہے۔ میں یہ اطلاع آپ کو اس لئے دیتا ہوں۔ تاکہ اور لوگ بھی آپ کے اس سرمہ کی اس خوبی سے آگاہ ہو کر اس سے فائدہ اٹھا سکیں!"

جناب میر محمد اسحاق صاحب فاضل ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی رائے

جناب میر محمد اسحاق صاحب فاضل ناظر ضیافت و ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "مجھے ککروں کی شکایت مدت سے تھی۔ رات کے مطالعہ سے خارش۔ جلن۔ پانی بہنا یہ عوارض زور پکڑتے جاتے تھے۔ آپ کے موتی سرمہ نے مجھے بہت فائدہ دیا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جزائے خیر دے۔"

جناب ملک مولا بخش صاحب پریذیڈنٹ سمال ٹاؤن کمیٹی قادیان

تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میرے لڑکے کی آنکھوں کو بوجہ ککروں کے سخت تکلیف تھی۔ مدرسہ جاتا۔ تو واپس آ جاتا۔ کہ آنکھیں درد کرتی ہیں۔ ایک دوست ڈاکٹر نے اسے عینک تجویز کر دی۔ اس سے بھی فائدہ نہ ہوا۔ ایک دوسرے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا۔ کہ بجلی سے ککرے جلانے پڑیں گے۔ اس ارادہ کی تکمیل کا خیال ہی تھا۔ کہ آپ کا اشتہار نظر پڑا خیال ہوا۔ کہ پہلے آپ کا موتی سرمہ استعمال کر کے دیکھ لوں۔ چنانچہ ایک شیشی آپ سے منگوائی گئی۔ اس کے چند روز کے استعمال سے تمام عوارض جاتے رہے۔ اب وہ بغیر عینک کے باقاعدہ پڑھتا ہے۔ اب بفضل خدا اسکی آنکھیں بالکل تندرست ہیں۔ اور میں اسکے لئے یگانہ دل سے مشکور رہوں۔"

ڈاکٹر صاحبان موتی سرمہ کے ہی گیت گا رہے ہیں!

جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب سپرنٹنڈنٹ کنٹونمنٹ فیروزپور چھاؤنی

تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "آپکے موتی سرمہ کی خدا کے فضل و کرم سے فیروزپور میں دھوم مچ گئی ہے میری آنکھیں مجھے قریباً جواب ہی دے چکی تھیں۔ خیال تھا۔ کہ موگا جا کر آنکھوں کا علاج کراؤں۔ اچانک الفضل پڑھتے پڑھتے آپ کے اشتہار پر نظر پڑی۔ استعمال کیا۔ سرمہ کیا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا کرشمہ ہے۔ میں تو کیا جس جس نے بھی استعمال کیا۔ اس کے مسیحائی اثر کو دیکھ کر حیرت میں رہ گیا۔ براہ کرم سات تولہ موتی سرمہ سات شیشیوں میں علیحدہ علیحدہ بذریعہ وی۔ پی بھیج دیجئے۔"

جناب ڈاکٹر بشیری صاحب میڈیکل آفیسر انچارج نمبر اسیکشن ہسپتال مردان

سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "آپ سے جو موتی سرمہ منگوایا تھا۔ وہ ختم ہو چکا ہے دو تولہ اور بھیج دیجئے۔ یہاں پر اسکی مانگ بہت زیادہ ہے۔ بہتر ہو۔ کہ آپ کسی لوکل تاجر سے خط و کتابت کر کے اسے مارکیٹ میں مشہور کریں یہ تجربہ سے اس قدر مفید ثابت ہوا ہے کہ میں اپنے مریضوں کو صرف اسی کے استعمال کی ہدایت کرتا ہوں۔ اور نتائج نہایت خوشگوار رہتے ہیں"

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب آئی۔ ایم۔ ڈی انڈین ملٹری

ہسپتال میمیو برما سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "پہلے ایک تولہ سرمہ آپ سے منگوایا۔ بیوی بچوں کو اس سے بہت فائدہ ہوا۔ جزاک اللہ احسن الجزاء۔ ایک تولہ اور بذریعہ وی پی بھیجدیں"

جناب ڈاکٹر محمد صدیق صاحب ایس۔ اے۔ ایس

جنرل ہسپتال اکیاب برما سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "آپ کا موتی سرمہ بعض مریضوں کو منگوا کر دیا۔ نہایت مفید پایا۔ اب مجھے اپنے لئے خود ضرورت ہے۔ ایک تولہ سرمہ بذریعہ وی۔ پی جلد ارسال فرمائیے۔"

جناب ڈاکٹر محمد انعام اللہ خانصاحب ریکوڈ ڈسپنسری

دولت پور ضلع کانگڑہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "عرصہ ایک ماہ ہونے کو آیا ہے خاکسار نے آپ سے ایک تولہ موتی سرمہ بذریعہ پارسل منگوایا تھا۔ میری نانی صاحبہ کی آنکھوں کو بہت فائدہ ہوا۔ ان کی آنکھوں میں جالا تھا۔ اور جالے کے نیچے پھولا پڑ گیا تھا۔ اس سرمے کے استعمال سے جالا تو بالکل رفع ہو گیا۔ اور پھولا بھی نصف کے قریب کٹ چکا ہے۔ نصف باقی رہ گیا ہے۔ اور پہلے کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ اب نظر آنے لگ گیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے۔ واقعی آپ کا سرمہ آنکھوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ براہ کرم ایک تولہ اور ارسال فرمائیں۔"

جناب ڈاکٹر روشن لعل صاحب انند ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس فزیشن

اینڈ سرجن رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر غازی آباد لکھتے ہیں کہ "مجھے اس امر کے اظہار میں بڑی مسرت محسوس ہوتی ہے۔ کہ میں نے نور اینڈ سنز قادیان کا تیار کردہ موتی سرمہ کئی مریضوں کو استعمال کرایا۔ جس سے نہایت عمدہ نتائج حاصل ہوئے۔ ککرے۔ رمد (آنکھوں کا دکھنا) بیاض چشم (آنکھوں میں سفیدی چھا جانا) وغیرہ امراض چشم میں یہ سرمہ بہت مفید ثابت ہوا۔ نہ صرف عوام بلکہ اہل فن حضرات کے لئے بھی بڑی کار آمد چیز ہے۔ براہ کرم دو تولہ بذریعہ وی۔ پی ارسال فرما کر شکریہ کا موقع دیجئے!"

خبردار!

اگرچہ سب یہی کہتے ہیں کہ ہماری چیز سب سے اچھی ہے مگر ع

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

موتی سرمہ کے اعلےٰ ہونے کے متعلق قادیان کی معزز ہستیوں کے علاوہ سند یافتہ سرکاری ڈاکٹروں کی قیمتی رائیں اسی اشتہار میں ملاحظہ فرمائیے۔ اگر اور کسی کے پاس بھی ایسی اعلیٰ چیز ہو۔ تو وہ بھی اپنے سرمہ کے متعلق اس پایہ کی شہادتیں پیش کرے۔ لہٰذا آپ اس سے بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ قادیان میں بہترین سرمہ **موتی سرمہ** ہی ہے۔ جو گورنمنٹ سے باقاعدہ رجسٹرڈ ہے۔ اور آپ کو اپنی پیاری آنکھوں کے لئے ہمیشہ یہی مقبول عام موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ آپ مغالطہ میں آکر سونے کی جگہ ملمع خرید لیں۔ اور بعد میں کف افسوس ملیں۔ کیونکہ آنکھوں کا معاملہ بہت نازک ہے۔ موتی سرمہ آپ کو صرف دفتر اخبار "نور" نور بلڈنگ سے ہی مل سکے گا۔ جو نور ہسپتال سے مشرق کی جانب ہے۔

ملنے کا پتہ: منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنگاپور۔ ۱۸ دسمبر۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں سے پینانگ کی کوئی خبر نہیں ملی۔ اس کے مقابل کا بری علاقہ جاپانیوں کے قبضہ میں غالباً جا چکا ہے۔ مگر جزیرہ پینانگ پر تا حال برطانی قبضہ ہے۔ جنوبی کیڈا اور صوبہ والیزلی میں ہماری فوجیں کامیابی سے پیچھے ہٹ آئی ہیں۔ منیلا کے ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ فلپائن کی تمام فوج امریکن فوج سے مل گئی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جزیرہ نما بسمارک اور جاپانی جزائر کیرولائن کے درمیان واقع ڈچ جزائر گرینڈ ٹیچ پر جاپانیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔

ہانگ کانگ ۱۸ دسمبر۔ جاپانی کمانڈر نے پھر یہ تحریک کی تھی کہ ہتھیار ڈال دئے جائیں۔ مگر برطانی گورنر نے اسے ٹھکرا دیا ہے اور کہا ہے کہ وہ اس قسم کے کسی مطالبہ پر غور بھی کرنے کو تیار نہیں۔ شہر میں ایک لاکھ لوگوں کے کھانے کے لئے فری انتظام کر دیا گیا ہے اور چاول کی سستی دکانیں حکومت نے کھلوا دی ہیں۔ برطانیہ کے وزیر نوآبادیات نے ہانگ کانگ کے سپاہیوں کی تعریف کرتے ہوئے ان سے کہا ہے کہ "ڈٹے رہو"۔

رنگون ۱۸ دسمبر۔ برما کے سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ آج شام تناسرم کی سرحد پر ہمارے اور دشمن کے گشتی دستوں میں تصادم ہو گیا۔ دونوں طرف سے گولیاں چلائی گئیں۔ مگر مزید اطلاع کوئی نہیں آئی۔

منیلا ۱۸ دسمبر۔ فلپائن کا ایک جہاز جس میں آٹھ سو اشخاص تھے غرق ہو گیا۔ ان میں سے صرف تین سو بچائے جا سکے۔ فلپائن کے کئی سرکردہ سیاسی لیڈر بھی ڈوبنے والوں میں ہیں۔

قاہرہ - ۱۸ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ لیبیا میں محوری فوجیں مکمل طور پر پسپا کر دی گئی ہیں۔ پانچ روز کی شدید جنگ کے بعد ہر جگہ دشمن کا محاذ توڑ دیا گیا ہے۔ غزالہ سے بھاگنے کے بعد اب جرمن فوجیں ساٹھ میل دور درنہ پر برطانی حملہ کو روکنے کی تیاریاں کر رہی ہیں۔

دہلی ۱۸ دسمبر۔ جنرل ویول نے ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ ۱۹۴۲ء ہمارے لئے سخت سال ہوگا۔ لیکن محوری طاقتوں کے خلاف ہم سب پورے طور پر متحد ہیں۔ مشرق بعید میں صورت حالات ایسی ہے کہ جس سے کچھ تشویش ہو سکتی ہے لیکن دشمن کو ابتدائی کامیابی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ جہانتک ہندوستان کا تعلق ہے صرف شمال مشرقی ملک کے کچھ حصہ پر سیام کی طرف سے فضائی حملہ کا امکان ہو سکتا ہے، لیکن میں نہیں سمجھتا کہ سردست ہندوستان پر وسیع پیمانہ پر حملوں کا کوئی خطرہ ہے۔ فی الحال زیادہ تشویش کی کوئی وجہ نہیں۔ آپ نے اخبارات سے اپیل کی۔ کہ وہ تشویشناک افواہوں کو روکنے میں امداد دیں۔

دہلی ۱۸ ار حکومت ہند نے اخباری کاغذ فروخت کرنیوالوں کو متنبہ کیا ہے۔ کہ وہ زیادہ قیمت پر کاغذ فروخت نہ کریں۔ ورنہ انکا نام منظور شدہ کاغذ فروشوں کی فہرست سے خارج کر دیا جائے گا۔

انقرہ - ۱۸ دسمبر۔ ٹرکش ریڈیو کا بیان ہے کہ جاپانی طیاروں نے پینانگ میں پیراشوٹ فوجیں اتاری ہیں۔ لنڈن میں اس خبر کی تصدیق نہیں کی گئی۔ مگر فوجی حلقوں کی رائے ہے کہ حالت ہر لحظہ تشویشناک ہو رہی ہے۔

واشنگٹن ۱۸ دسمبر۔ امریکن گورنمنٹ نے جزائر ہوائی کے گورنر کو نظر بند کر دیئے جانے کے احکام صادر کئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے جنگ کے پہلے روز جاپانی بیڑے کی مدد کی تھی۔ اس جزیرہ میں ففتھ کالم کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے سخت اقدام کئے جا رہے ہیں۔ فوجی کمانڈ یکسر بدل دی گئی ہے۔

چنگکنگ ۱۸ دسمبر۔ سنگاپور میں جنگی عدالتیں قائم کر دی گئی ہیں جو لوٹ مار یا غداری کرنے والوں کو فوراً سزائے موت دیدینگی۔

کلکتہ ۱۹ دسمبر۔ کلکتہ کے لوگ رضاکارانہ طور پر بکثرت نکل رہے ہیں۔ ہوڑہ اور سیالدہ سے سپیشل ٹرینیں چلائی جا رہی ہیں۔ حکومت نے ہوائی حملوں کے سلسلہ میں پیش آنے والے امور پر غور کرنے کیلئے ایڈیٹروں کی کانفرنس بلائی ہے۔

چنگکنگ ۱۸ دسمبر۔ شنگھائی میں بین الاقوامی بستی اور اس کے مضافات میں جاپانیوں نے چاول اور دیگر اشیاء خوردنی کے ذخائر لوٹ لئے ہیں۔ اور ہر قسم کے سٹاک پر قبضہ کر لیا ہے۔ تمام سکول بند کر دیئے ہیں۔ اور نوجوان چینیوں کی گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔

ٹوکیو ۱۸ دسمبر۔ جاپانی وزیر اعظم نے کل پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جاپان تلوار کھینچ چکا ہے۔ اور اب وہ میان میں نہ جائے گی جب تک برطانیہ اور امریکہ کو نیچا نہ دکھایا جائے۔

سنگاپور ۱۹ دسمبر۔ کل شام جاپانیوں نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے شمالی ملایا پر قبضہ کر لیا ہے۔ مگر یہ خبر بالکل غلط ہے۔ برطانی فوجوں نے ان کی پیشقدمی روکی ہوئی ہے۔ البتہ دشمن کو کمک پہنچ رہی ہے۔ ہانگ کانگ کی جاپانی فوجوں کو بھی کمک پہنچ رہی ہے۔

انقرہ - ۱۹ دسمبر۔ روس کے وسطی محاذ پر روسی فوجیں اکٹھی ہو رہی ہیں اور غالباً کوئی بڑا جوابی حملہ کرنے کی تیاری کر رہی ہیں۔ غالباً وہ سمالنسک پر پھر قبضہ کرنا چاہتی ہیں۔

کراچی ۱۹ دسمبر۔ سندھ پراونشل مسلم لیگ نے ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ مسٹر فضل الحق صاحب سر سلطان احمد اور بیگم شاہنواز کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے تا دوسروں کو مسلم لیگ سے برگشتہ ہونے کی جرأت نہ ہو۔

رنگون ۱۹ دسمبر۔ گورنر برما نے اعلان کیا ہے کہ ہمارا مقصد صرف برما کو بچانا نہیں۔ بلکہ آگے بڑھ کر دشمن پر حملہ کرنا ہے ہندوستانی فوج کا ایک اور بہت بڑا قافلہ برما پہنچ چکا ہے۔

سنگاپور ۱۹ دسمبر۔ ہماری فوجوں نے ملایا کے مغربی کنارے پر پھر سے صفیں درست کر لیں۔ پینانگ اور والیزلی کے صوبے ہماری فوجوں سے کٹ گئے ہیں۔ ہانگ کانگ کی حالت میں تا حال کوئی تبدیلی نہیں۔ دشمن ہر قسم کے حملے کر رہا ہے۔ مگر لوگوں میں کوئی گھبراہٹ نہیں۔

واشنگٹن ۱۹ دسمبر۔ کل یہاں بڑے بڑے جنگی افسروں کی کانفرنس ہوئی محوری طاقتوں کے مخالف ممالک کے نمایندوں کی ایک اہم کانفرنس جنوری ۴۲ء کے آخر میں یہاں ہونے والی ہے۔

ماسکو ۱۹ دسمبر۔ روسی فوجوں کو جوابی حملہ میں کامیابی ہو رہی ہے۔ کل ماسکو کے جنوب کی طرف ٹولا کے علاقہ میں ۱۲۰ دیہات چھین لئے گئے۔ جرمن فوجیں ان جگہوں کو بھی خالی کرتی جا رہی ہیں۔ جہاں انہوں نے سردیاں بسر کرنے کے انتظام کر لئے تھے۔ خارکوف کے علاقہ میں شدید لڑائی ہو رہی ہے۔ اور جرمن مقابلہ کر رہے ہیں۔

دہلی ۱۹ دسمبر۔ حکومت ہند نے ڈیفنس آف انڈیا رولز میں ترمیم کی ہے جس کی رُو سے اب وہ صوبہ کی حکومت میونسپلٹی یا ڈسٹرکٹ بورڈ کے اختیارات کسی ایک فرد کے سپرد کر سکتی ہے۔

مدراس ۱۹ دسمبر۔ یہاں شہریوں کے لئے ترچھی کھائیاں کھودی جا رہی ہیں۔ جہاں خطرہ کیوقت پناہ لی جا سکے۔

لنڈن ۱۹ دسمبر۔ جاپانیوں نے ہانگ کانگ میں تین جگہ فوجیں اتارنے کا دعوےٰ کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے جزیرہ کے پچھلے حصہ کی پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ صدر مقام وکٹوریہ بھی اسی علاقہ میں ہے۔

سنگاپور ۱۹ دسمبر۔ ابھی معلوم نہیں کہ دریائے کیرن کے جنوب کی طرف جہاں ہماری فوجوں نے نئے مورچے بنائے ہیں کوئی لڑائی ہوئی ہے یا نہیں۔ یہ مقام سنگاپور سے ۲۵۰ میل کے فاصلہ پر ہیں۔ جاپانی سخت نقصان اٹھا رہے ہیں۔ ملایا میں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ستر کتب کا سٹ صرف پچیس ۲۵ روپے میں بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے طلب فرمائیں (مینجر)

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی